سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

نا ولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 21 Thursday 01 May, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۱) یکم مئی ۲۰۲۵ء بروز جمعرات قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

سعودی حج پالیسی: بغیر پرمٹ حج کی کوشش، سہولت کاری یا فرضی ویزے پر بھاری جرمانے کا اعلان

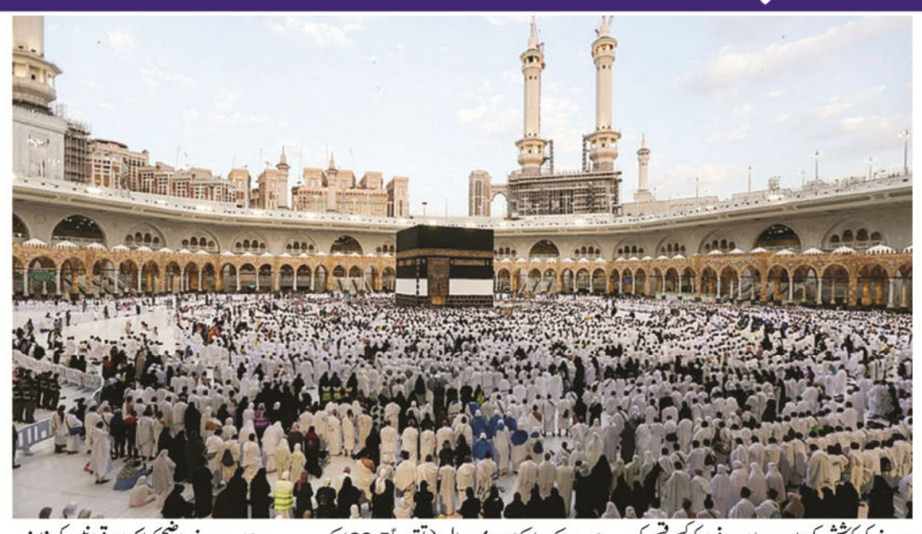

ریاض (ایجنسی): سعودی وزارتِ داخلہ نے رواں سال حج سیزن کے آغاز سے قبل سخت انتباہ جاری کیا ہے کہ بغیر اجازت نامے کے حج کی کوشش کرنے والے افراد کو بھاری جرمانے، گرفتاری، ملک بدری اور مستقبل میں سعودی عرب میں داخلے پر طویل پابندی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وزارت کے مطابق 29 اپریل سے 10 جون 2025 تک مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف کے علاقوں میں داخلے کے لیے باقاعدہ حج پرمٹ لازمی ہوگا۔ جو بھی شخص بغیر پرمٹ کے حج کی کوشش کرے گا، اس پر فوری طور پر 20 ہزار سعودی ریال (تقریباً 4.5 لاکھ روپے) تک جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ یہ ہدایات صرف عام زائرین ہی نہیں بلکہ تمام اقسام کے ویزا ہولڈرز پر لاگو ہوں گی، چاہے وہ وزٹ ویزا پر ہوں، سیاحتی، عمرہ یا کسی اور مقصد سے سعودی عرب آئے ہوں۔ اگر کوئی شخص حج کے لیے غیر قانونی طریقے سے داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے، یا ان افراد کو کسی قسم کی رہائش، سفری سہولت یا دیگر مدد فراہم کرتا ہے، تو اس پر ایک لاکھ سعودی ریال (تقریباً 22.5 لاکھ روپے) تک جرمانہ عائد ہوگا۔

وزارت نے واضح کیا کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کو نہ صرف فوری طور پر گرفتار اور ملک بدر کیا جائے گا بلکہ ان پر کم از کم 10 سال کے لیے سعودی عرب میں داخلے پر بھی پابندی لگا دی جائے گی۔ جرمانہ کی رقم ان افراد کی تعداد کے لحاظ سے کئی گنا تک بڑھ سکتی ہے۔

سعودی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ سخت اقدامات ان افراد کے خلاف کیے جا رہے ہیں جو ہر سال حج قوانین کو نظر انداز کرتے ہوئے یا بغیر اجازت نامے کے حج کی کوشش کرتے ہیں، جس سے انتظامی مشکلات اور رش میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ پالیسی تمام ممالک سے آنے والے عازمین پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہے، تاہم سعودی حکام نے خاص طور پر ان ممالک کی نشاندہی کی ہے جہاں سے بھیک مانگنے یا غیر قانونی حج کی کوشش کرنے والے افراد کی تعداد زیادہ دیکھی گئی ہے۔

سعودی حکام کے مطابق گزشتہ تین برسوں میں کم از کم 4700 پاکستانی شہری ایسے الزامات میں ملوث پائے گئے، جنہیں بعد ازاں ملک بدر کیا گیا۔ ان افراد میں زیادہ تر یا تو بغیر اجازت حج کی کوشش کرتے ہوئے پکڑے گئے یا حج ویزے کے بجائے وزٹ ویزا کے ذریعے مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔ سعودی حکومت نے پاکستان سے درخواست کی ہے کہ ان افراد کے نام اور پاسپورٹ نمبرز کو نو فلائی لسٹ میں شامل کیا جائے تاکہ آئندہ وہ دوبارہ سعودی عرب کا سفر نہ کر سکیں۔ پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے بھی اس حوالے سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ایسے افراد نہ صرف قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ بیرون ملک پاکستان کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔" رواں برس تقریباً 89 ہزار پاکستانی سرکاری اسکیم کے تحت اور 23,620 نجی ٹور آپریٹرز کے ذریعے سعودی عرب جائیں گے۔ ان میں سے بڑی تعداد کو 'مکہ روٹ انیشیٹیو' کے تحت سہولیات دی جائیں گی، جن میں 22,500 کراچی اور 28,000 اسلام آباد سے سفر کریں گے۔

کولکاتا کے ہوٹل میں لگی آگ، 14 افراد کی دردناک موت، کود کر کئی نے بچائی جان

کولکاتا (ایجنسی) کولکاتا کے پھل پٹی مچھوا علاقے کے قریب ایک ہوٹل میں منگل کی رات شدید آگ لگنے سے 14 لوگوں کی موت ہوگئی۔ یہ دردناک حادثہ رات تقریباً 15:8 بجے ریتوراج ہوٹل میں پیش آیا۔ آگ لگنے کے بعد موقع پر فائر بریگیڈ کی گاڑیاں پہنچیں اور فوری طور پر آگ پر قابو پایا لیکن تب تک کئی لوگوں کی جان جا چکی تھی۔ موقع پر موجود کولکاتا کے پولیس کمشنر منوج کمار ورما نے بتایا کہ اب تک 14 لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں جبکہ کئی لوگوں کو ریسکیو کر کے محفوظ طور پر باہر نکال لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ آگ کیسے لگی اس کی جانچ کی جا رہی ہے۔ جانچ کے لیے خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ مغربی بنگال کانگریس کے صدر شبھنکر سرکار نے حادثے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے وہاں تحفظ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ اس دوران کولکاتا کے میئر فرہاد حکیم بھی جائے وقوع پر پہنچے۔ مرکزی وزیر اور مغربی بنگال بی جے پی کے صدر سوکانت مجمدار نے بھی حادثے پر ریاستی حکومت سے فوراً کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "میں ریاستی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ فوری راحت اور بچاؤ کام کرے، زخمیوں کو بہتر طبی علاج اور انسانی مدد مہیا کرائے۔ اس کے ساتھ ہی آگ جیسی واردات کو روکنے کے لیے فائر سیفٹی انتظامات کی سخت نگرانی کی جائے۔" فی الحال آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ ہوٹل میں لگی آگ اتنی شدید تھی کہ لوگ جان بچانے کے لیے عمارت سے کود پڑے جس سے کئی لوگوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ حالانکہ اس دوران فائر بریگیڈ کی ٹیم نے مستعدی دکھائی اور کئی لوگوں کو وقت رہتے بچا لیا۔

شمالی نائیجیریا: دہشت گردانہ حملہ، 14 کی موت

ابوجہ (یو این آئی) نائیجیریا کی بورنو صوبے میں مشتبہ دہشت گردوں کے حملے میں ایک کمیونٹی کے کم از کم 14 افراد ہلاک ہوگئے۔ مقامی افسران نے منگل کو یہ اطلاع دی۔ بورنو میں چیبوک لوکل گورنمنٹ ایریا کے چیف موڈو مصطفیٰ نے صحافیوں کو بتایا کہ عسکریت پسندوں پر ممنوعہ بوکو حرام گروپ کے ارکان ہونے کا شبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عسکریت پسندوں نے پیر کی شام مرحوم لیڈر کے لیے تیسرے دن دعا کے دوران چیبوک برادری پر حملہ کیا، اندھا دھند فائرنگ کی اور سات سوگواروں کو ہلاک کر دیا۔ مقامی رضاکاروں نے آس پاس کے علاقوں میں ہلاکتوں کی تلاش کی، جس کے بعد منگل کو مزید سات لاشیں برآمد ہوئیں۔ مسٹر مصطفیٰ کے مطابق، تشدد کے دوران گولی لگنے سے کئی دیگر افراد کو مختلف طرح کے زخم آئے۔ حملے کے دوران کئی گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ مقامی حکومت کے ایک اہلکار نے کہا کہ ہلاکتوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ واضح رہے کہ بوکو حرام اپنے اتحادی گروپ اسلامک اسٹیٹ مغربی افریقہ صوبے کے ساتھ مل کر شمال مشرقی نائیجیریا میں اسلامی ریاست قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دہشت گرد گروہوں نے لیک چاڈ بیسن میں دیگر ممالک میں بھی اپنے حملوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

آندھرا پردیش: وشاکھاپٹنم میں مندر میں بڑا حادثہ، دیوار گرنے سے 8/افراد کی موت، کئی زخمی

حیدر آباد (ایجنسی) آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں دردناک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں شری وراہ لکشمی نرسمہا سوامی مندر کی دیوار گرنے سے 8 لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ کئی زخمی ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق مندر میں چندنوتسو کا پروگرام چل رہا تھا۔ اسی دوران مندر کا 20 فٹ لمبا حصہ منہدم ہو گیا۔ حادثے میں زخمی ہوئے لوگوں کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں موقع پر پہنچیں اور راحت اور بچاؤ کام میں لگ گئیں۔ آندھرا پردیش کے وزیر داخلہ وانگل پڈی انیتا بھی موقع پر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا، "یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ حکومت نے راحت اور بچاؤ کام تیزی سے کرنے کی ہدایت دی ہے۔" اس حادثے کے بارے میں ایس ڈی آر ایف کے ایک جوان نے بتایا کہ یہ واقعہ رات تقریباً 30:2 بجے پیش آیا۔ اس میں 8 لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ 4 دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں۔ بی جے پی ایم ایل سی مادھو نے بھی حادثے کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اس واقعہ کی جانچ کرے گی اور متاثرین کو معاوضہ دے گی۔ دراصل یہ مانا جاتا ہے کہ یہاں مندر میں وراہ لکشمی نرسنگھ سوامی اپنے بھکتوں کو درشن دیتے ہیں۔ ان کے درشن کے لیے بڑی تعداد میں بھکت سنگھ گیری پہنچے تھے۔ بھگوان کے حقیقی شکل میں درشن کے لیے منگل دوہپر سے ہی سنگیری میں لوگوں کی بھیڑ امڈ پڑی تھی۔ کیشاکھنڈ شالہ کے قریب کلیانم میدان میں لگائی گئی مفت درشن کی قطاریں بھکتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ یہ قطار آگے تک ترپوراتک سوامی مندر تک پھیلی ہوئی تھی۔ بھکت ایک دن پہلے ہی اس ارادے سے جمع ہوئے تھے کہ اگر وہ قطار میں جلدی پہنچ جائیں تو انہیں جلدی درشن مل جائیں گے۔ لیکن اس دوران ہوئے ایک ناخوشگوار حادثہ نے سبھی کی آنکھیں نم کر دی۔

مودی حکومت کرائے گی ذات پر مبنی مردم شماری، کابینہ میٹنگ میں فیصلہ

نئی دھلی (ایجنسی): ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق کانگریس کا دباؤ آخر کار رنگ لایا اور مودی حکومت نے آئندہ ہونے والی مردم شماری کے ساتھ ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں بدھ کے روز مرکزی کابینہ کی میٹنگ ہوئی، جس میں کچھ اہم وزراء شریک ہوئے۔ اس میٹنگ میں کچھ اہم فیصلے لیے گئے، جن میں سب سے بڑا فیصلہ ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا ہی رہا۔ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے پریس بریفنگ میں بتایا کہ آئندہ مردم شماری میں ذاتوں کی شماری کو بھی شامل کیا جائے گا۔

قابل ذکر ہے کہ سیاسی امور کی کابینہ کمیٹی، یعنی سی سی پی اے کو 'سپر کیبینٹ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کمیٹی میں مرکزی کابینہ کے سرکردہ وزراء شامل ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی کی میٹنگ آج ہوئی جس کی صدارت پی ایم مودی نے کی۔ اس کمیٹی میں پی ایم مودی کے علاوہ مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ نتن گڈکری، مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن اور مرکزی وزیر برائے کامرس پیوش گویل بھی شامل ہیں۔

پریس بریفنگ میں اشونی ویشنو نے میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ مرکزی حکومت نے شیلانگ سے سلچر کے درمیان نئی شاہراہ کے تعمیر کو منظوری دے دی ہے، جس کی مجموعی لاگت 22864 کروڑ روپے ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی 26-2025 کے گنا سیشن کے لیے کسانوں کو راحت دیتے ہوئے 355 روپے فی کوئنٹل ایم ایس پی کو بھی منظوری دی گئی ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق لیے گئے فیصلہ پر اشونی ویشنو نے صحافیوں کو بتایا کہ آج ہوئی کابینہ کمیٹی آن پالیٹیکل افیئرس (سی سی پی اے) کی میٹنگ میں فیصلہ لیا گیا ہے کہ آئندہ مردم شماری میں ذات پر مبنی مردم شماری کو شامل کیا جائے گا۔ یہ ایک تاریخی قدم تصور کیا جا رہا ہے، کیونکہ اب تک ذات پر مبنی مردم شماری بنیادی مردم شماری کا حصہ نہیں رہی ہے۔ ساتھ ہی اشونی ویشنو نے کہا کہ "کچھ ریاستوں نے ذات پر مبنی سروے اپنی سطح پر کیا ہے، لیکن سماجی تانے بانے کو سمجھنے کے لیے ایک مجموعی نظریہ ضروری ہے۔ سی سی پی اے نے طے کیا ہے کہ اب ذاتوں کی گنتی اگلی مردم شماری میں کی جائے گی، کسی الگ سروے کے تحت نہیں۔"

غور کرنے والی بات یہ ہے کہ سماجی تانے بانے کو سمجھنے کے لیے ذات پات پر مبنی مردم شماری کرانے کا مطالبہ کانگریس گزشتہ کچھ سالوں سے لگاتار کر رہی ہے اور کانگریس حکمراں ریاستوں میں ذات پر مبنی مردم شماری کرائی بھی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے اب ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا جو فیصلہ لیا ہے، اسے کانگریس کے ذریعہ بنائے گئے دباؤ؟ کا نتیجہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ حالانکہ اشونی ویشنو نے اب تک ذات پر مبنی مردم شماری نہ کرائے جانے کے لیے کانگریس کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا۔ پریس بریفنگ میں انھوں نے کہا کہ "کانگریس نے کبھی بھی ذات پر مبنی مردم شماری کو ایمانداری سے اختیار نہیں کیا۔ جب وہ اقتدار میں تھے، تو انھوں نے کبھی نسلی بنیاد پر مردم شماری نہیں کروائی۔ آج وہ صرف اسے ایک سیاسی ہتھیار کی طرح استعمال کر رہے ہیں۔"

اشونی ویشنو کا کہنا ہے کہ کانگریس اور اس کی ساتھی پارٹیوں (انڈیا اتحاد) نے ذات پر مبنی مردم شماری کی آواز محض سیاسی فائدے کے لیے اٹھائی، لیکن کبھی اس کے پیچھے حقیقی سماجی مقاصد کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آئین کے آرٹیکل 246 کے تحت کچھ ریاستی حکومتوں کو حق ہے کہ وہ اپنی سطح پر سماجی سروے کریں، لیکن ذات سے متعلق اعداد و شمار کا اجماع اب مرکزی مردم شماری کے تحت ہوگا، تاکہ حقیقت حال بہتر انداز میں سامنے آئے۔

'ہم نے ہمیشہ کہا کہ مودی حکومت کو ذات پر مبنی مردم شماری کرانی ہی ہوگی'، مرکز کے فیصلہ پر کانگریس کا ردعمل

نئی دھلی (ایجنسی) سیاسی امور کی کابینہ کمیٹی (سی سی پی اے) نے آج ہوئی ایک اہم میٹنگ میں ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا فیصلہ کیا۔ ذات پر مبنی یہ مردم شماری الگ سے نہیں کرائی جائے گی، بلکہ عام مردم شماری کے ساتھ ہی اس کو ضم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے پریس بریفنگ میں کچھ اہم تفصیلات دیں۔ حکومت کے ذریعہ ذات پر مبنی مردم شماری کرائے جانے کے بعد کانگریس نے اسے دیر سے اٹھایا گیا ایک ضروری قدم بتایا ہے۔ ساتھ ہی کانگریس نے کہا کہ لگاتار دباؤ بنانے کا ہی نتیجہ ہے کہ مودی حکومت ذات پر مبنی مردم شماری کرانے پر مجبور ہوئی۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "سماجی انصاف کی جنگ میں ذات پر مبنی مردم شماری ایک اہم حصہ ہے۔ کانگریس پارٹی، ہمارے صدر ملکارجن کھڑگے اور حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سماجی انصاف کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔" پوسٹ میں مزید لکھا گیا ہے کہ "ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ مودی حکومت کو ذات پر مبنی مردم شماری کرانی ہوگی۔ یہ لوگوں کے حقوق کو یقینی بنائے گا۔ کانگریس کے لگاتار دباؤ کے بعد ہی آج حکومت نے ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا فیصلہ لیا ہے، حالانکہ اس میں بہت تاخیر ہوئی ہے۔" کانگریس نے مرکزی حکومت سے ذات پر مبنی مردم شماری میں اب مزید تاخیر نہ کرنے کی گزارش کی ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ "حکومت جلد از جلد ذات پر مبنی مردم شماری کرائے، تاکہ اس ڈاٹا کی بنیاد پر گاندھی جی کے نظریات کے مطابق 'سماج کے آخری صف میں کھڑے شخص تک فائدہ پہنچایا جا سکے۔'" کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی مرکزی حکومت کے ذریعہ ذات پر مبنی مردم شماری کرائے جانے کے فیصلے کو کانگریس کے دباؤ؟ کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی تذکرہ کیا ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری کا ذکر کانگریس کی قرارداد میں بھی تھا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ "سماجی انصاف کو لے کر یہ بات کانگریس کی حالیہ قرارداد میں کہی گئی تھی، جو کہ 9 اپریل 2025 کو احمد آباد میں پاس ہوئی تھی۔ دیر آید، درست آید۔"

پاکستان کیلئے جاسوسی کے الزام میں موچی سنیل کمار گرفتار

فوج سے متعلق خفیہ معلومات شیئر کرنے کا الزام، خفیہ ایجنسی کر رہی پوچھ تاچھ

نئی دھلی (ایجنسی): ملک کی خفیہ ایجنسی نے پنجاب کے بھٹنڈا سے سنیل کمار رام نامی شخص کو حراست میں لیا ہے۔ اس پر پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے کا الزام ہے۔ اس سے پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق سنیل کا ایک پاکستانی لڑکی سے تعلق ہے وہ اس سے واٹس ایپ پر چیٹنگ کرتا تھا۔ سنیل کمار رام کا تعلق بہار کے سمستی پور سے ہے۔ خفیہ ایجنسی معاملے کی مختلف زاویے سے تحقیقات کر رہی ہیں۔

پاکستانی لڑکی سے تعلق اور ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں سنیل کمار رام کئی دنوں سے خفیہ ایجنسی کے نشانے پر تھا، اسے بھٹنڈا کینٹ سے حراست میں لیا گیا ہے۔ اس کے موبائل سے کئی مشتبہ چیزیں ملی ہیں۔ اس معاملے میں ایک کیس درج کر لیا گیا ہے اور پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس اور دیگر سیکورٹی ایجنسیاں ملزم سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں، تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ جاسوسی میں کس حد تک ملوث ہے اور اس کی ملک مخالف سرگرمیوں سے کتنا نقصان ہوا ہے۔ واضح ہو کہ سنیل کمار سمستی پور کے سہما گاؤں کا رہنے والا ہے۔ وہ پنجاب کے بھٹنڈا میں موچی کا کام کرتا تھا۔ آمدنی کم ہونے کے باوجود وہ ایک عیش و عشرت والی زندگی بسر کرتا تھا۔ گاؤں میں اس کا عالیشان مکان ہے، اس کی گرفتاری سے گاؤں والے کافی حیرت میں ہیں۔ گاؤں کے لوگوں کے مطابق، سنیل کافی غصہ والا آدمی تھا، اس کی اسی فطرت کی وجہ سے گاؤں والے اس سے بہت کم باتیں کرتے تھے۔ اس نے بھٹنڈا میں اپنی زمین لے کر شاندار مکان تعمیر کروایا ہے، جو کسی عالیشان بنگلے سے کم نہیں ہے۔ وہ لگژری گاڑی سے مشتبہ لوگوں کے ساتھ گاؤں آتا تھا، وہ اپنے پاس ایک پستول بھی رکھتا تھا۔ وہ دو بھائی ہے، سنیل کی گرفتاری کے بعد سے اس کے اہل خانہ گھر میں تالا لگا کر فرار ہو گئے ہیں۔

بنگلہ دیش: 5 ماہ سے جیل میں قید ہندو مذہبی رہنما چنمے داس کو ملی ضمانت

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش کے ہائی کورٹ نے 5 ماہ سے جیل میں قید ہندو مذہبی رہنما چنمے کرشن داس کو ضمانت دے دی ہے۔ چنمے کے وکیل اپورو کمار بھٹاچاریہ نے 23 اپریل کو ہائی کورٹ میں ضمانت کی عرضی داخل کی تھی۔ چنمے کرشن داس اسکان کے پجاری اور بنگلہ دیش سمّلت سناتنی جاگرن جوت' کے ترجمان ہیں۔ انہیں 25 نومبر 2024 کو ڈھاکہ ہوائی اڈہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ گرفتاری کے بعد انہیں چٹگانگ کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا، عدالت نے ضمانت عرضی خارج کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا تھا۔ ان پر بنگلہ دیش کے قومی پرچم کی توہین کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ چٹگانگ کی نچلی عدالت نے 2 جنوری 2025 کو ان کی عرضی خارج کر دی تھی، جس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں ضمانت کے لیے عرضی داخل کی تھی۔ ہائی کورٹ نے فروری 2025 میں بنگلہ دیشی حکومت سے یہ بتانے کے لیے کہا تھا کہ چنمے کرشن داس کو ضمانت کیوں نہیں دی جانی چاہیے۔ 'دی ڈیلی اسٹار' کی رپورٹ کے مطابق چنمے کرشن داس کے وکیل پرولا دیب ناتھ نے بتایا کہ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد ان کے جیل سے رہا ہونے کی امید ہے۔ اگر سپریم کورٹ ہائی کورٹ کے فیصلے پر روک نہیں لگاتی ہے تو چنمے داس کو رہا کر دیا جائے گا۔ جسٹس محمد عطاء الرحمٰن اور جسٹس محمد علی رضا کی بنچ نے چنمے داس کی ضمانت عرضی پر سماعت کی ہے۔

وزیر اعظم مودی سے موہن بھاگوت کی ملاقات

نئی دھلی، (ایجنسیاں) وزیر اعظم نریندر مودی کی رہائش گاہ پر منگل کی شام اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ جیسے ہی ختم ہوئی، آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت وزیر اعظم سے ملنے 7 لوک کلیان مارگ پر واقع ان کی رہائش گاہ پہنچے۔ یہ پہلا موقع ہے جب آر ایس ایس کے سربراہ عوامی طور پر وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ان سے ملنے پہنچے ہیں۔ وزیر اعظم اور آر ایس ایس کے سربراہ کی میٹنگ کے بارے میں ابھی تک کوئی باضابطہ جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ اس ملاقات کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔

مختار انصاری کی مشتبہ موت سے متعلق عرضی سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی (ایجنسی): اتر پردیش کے سرکردہ سیاسی رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ مختار انصاری کو زہر دے کر مارنے کے الزام والی عرضی پر آگے کی سماعت سے سپریم کورٹ نے انکار کر دیا ہے۔ مختار انصاری کے بیٹے عمر انصاری نے یہ عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی تھی۔ ججوں نے عرضی پر سماعت کرتے ہوئے میڈیکل رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "میڈیکل رپورٹ میں ہارٹ اٹیک سے موت کی بات لکھی ہے۔ پھر بھی عرضی گزار کو کوئی راحت چاہیے تو وہ ہائی کورٹ جا سکتا ہے۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جسے سپریم کورٹ براہ راست سماعت کرے۔" واضح ہو کہ 29 مارچ 2024 کو اتر پردیش کے باندا میں سیاسی رہنما مختار انصاری کی موت ہوئی تھی۔ ان کے بیٹے عمر انصاری نے اپنے والد کو جیل میں زہر دینے کا الزام عائد کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ گزشتہ سال جولائی میں عدالت نے عرضی پر نوٹس جاری کیا تھا۔ رواں سال جنوری میں عدالت نے اتر پردیش حکومت سے مختار انصاری کی موت سے متعلق میڈیکل رپورٹ طلب کی تھی۔ عمر انصاری کی جانب سے پیش وکیل نظام پاشا نے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس راجیش بندل کی بنچ سے کہا کہ یہ رپورٹ 500 صفحات سے زائد پر مشتمل ہے۔

تفرقہ انگیزی، فرقہ پرستی اور سائبر جرائم کیخلاف طلبہ متحد ہو کر کام کریں

کالی کٹ مرکز الثقافۃ میں ایس ایس ایف انڈیا کے 53 ویں یوم تاسیس سے مولانا عبید اللہ ثقافی کا خطاب

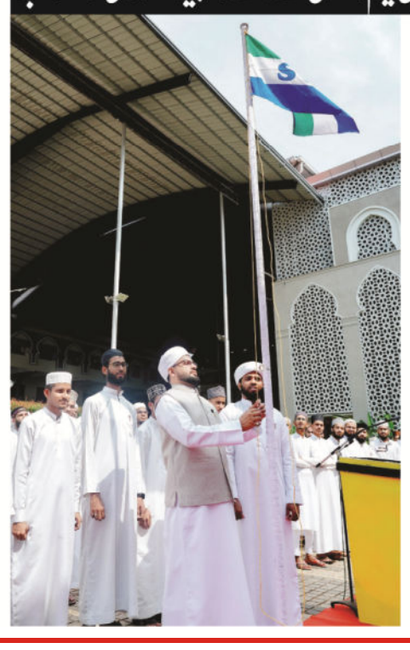

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) بھارت کی سب سے بڑی متحرک و سرگرم عمل فلاحی و سماجی اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن ایس ایس ایف انڈیا کے ۵۳ ویں یوم تاسیس پر مرکز الثقافۃ السنیہ میں ایک روزہ عظیم الشان "یوم تاسیس" کا انعقاد عمل میں آیا۔ ایس ایس ایف کے قومی صدر مولانا سی پی عبید اللہ ثقافی نے پرچم کشائی کر کے آغاز کیا۔ جس میں ۱۵ ریاست کے طلبا نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا عبید اللہ ثقافی نے کہا کہ نئی نسل کو معاشرہ میں پھیلی برائیں کے خاتمہ اور انسانی وسائل کو مضبوط، سماجی وابستگی کے سمت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایس ایس ایف کے صدر نے کہا کہ ایس ایس ایف کے کارکنان جو بھارت کے گاؤں گاؤں، اسکولوں، کالجزوں اور یونیورسٹی میں علم، اخلاق اور اتحاد کی مشعل جلائے ہوئے ہیں اور ایک روشن اور ہم آہنگ بھارت کی تعمیر میں سرگرم عمل ہیں قابل فخر ہیں۔ ہم اپنے تابناک ماضی کو سلام کریں، اپنے موجودہ کارناموں پر فخر محسوس کریں، اور ایک ایسے کامیاب مستقبل کی تشکیل کا عہد کریں جو ملی و سماجی فلاح و بہبودی اور وطن عزیز کی اقداری روایات استوار ہو۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم و تربیت کے بغیر سماج کی حقیقی تبدیلی ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک بھر میں تفرقہ انگیزی، فرقہ پرستی اور سائبر جرام عروج پر ہے، ہمیں ایسے انقلاب کی ضرورت ہے جو انصاف اور بھائی چارہ کی فضا قائم کر کے خوشحال بھارت اور اچھے معاشرہ کی تشکیل کر سکے۔ واضح رہے کہ ایس ایس ایف کے ذیلی شاخیں ملک کے ۲۴ ریاستوں میں قائم ہے، تعلیمی، سماجی فلاح و بہبودی کے تئیں تاریخ ساز کام کر رہی ہے۔ ۵۳ سال کی مدت میں لاکھوں طلبہ کی تعلیمی کفالت، ہزاروں بے سہارا اور مجبوروں کو فلاحی اسکیموں کے تحت فائدہ پہونچایا گیا۔ آج ملک بھر میں لاکھوں کی تعداد میں طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس موقع پر تنظیم کی کارکردگی پر مشتمل جامع رپورٹ پیش کی گئی اور مختلف علاقوں میں نمائندوں کو کام کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔

Rahat® HERBAL
جوڑوں اور بدن کا درد
آپ کی زندگی کی خوشیوں کو ختم نہیں کر سکتی
کیونکہ نورامنٹ ہے نہ فوراً درد دور کرنے کے لیے۔
نورامنٹ
تیل و کریم
تیز درد کی تیز اثر دوا
پرانے سے پرانے جوڑوں کا درد، بدن درد، کمر درد،
گھٹنے کا درد، پیٹھ کا درد، چوٹ، موچ، سوجن،
بواسیر اور مچھر کے کاٹنے میں نہایت اثر دار
Rahat Herbal Industries, Roorkee, Haridwar (U.K.)
Sales Enquiry : 9415238786, 9415216310, 9628117826, 9935019690
www.rahatgroup.com • Email : care@rahatgroup.com

حدیث نبوی ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو عورت اس حال میں انتقال کی کہ اس سے اس کا شوہر راضی تھا تو وہ جنتی ہے۔
(ترمذی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

داغ دھونے کیلئے مشترکہ کوششیں ضروری

ہندوستان ایک کثیر الثقافتی اور متنوع ملک ہے جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے رہتے ہیں لیکن اس تنوع کے ساتھ فرقہ وارانہ حالات بھی اکثر سر اٹھاتے رہے ہیں۔ مذہبی خیالات اور نظریات سے اختلاف، غلط فہمیاں ہی فرقہ وارانہ کشیدگی، تناؤ اور تصادم کا سبب بنتی ہیں جو بدامنی اور تشدد، ٹکراؤ اور نفرت کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔ آزادی کے بعد وطن عزیز نے اس ماحول کو بنتے اور بگڑتے ہوئے کئی بار دیکھا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ ملک میں نفرت نے جب بھی سر اٹھایا تو اسے سخت ناپسند کیا گیا اور اس کا سر کچل دیا گیا۔ کیونکہ ایسے ماحول کو ہمیشہ بڑا قبیح اور برا سمجھا جاتا تھا۔ محبت اور بھائی چارہ، رواداری اور یکجہتی اور گنگا جمنی تہذیب کے احساس کا سمندر لوگوں کے دلوں میں ٹھاٹھیں مارا کرتا تھا۔ ملک کے کسی کونے سے تشدد اور فرقہ وارانہ ماحول کے بگڑنے کی آہٹ سنائی دیتی تھی تو لوگ سہم اٹھتے تھے اور نہ صرف حکومتی سطح پر بلکہ عوامی سطح پر حالات کو سدھارنے کی کوششیں تیز ہو جایا کرتی تھیں۔ لیکن ادھر کچھ سالوں سے ملک کے فرقہ وارانہ ماحول نے جو کروٹ لی ہے، اس سے ہر دل و دماغ بے چین ہے۔ مذہب کے نام پر بدتمیزی اور نفرت پھیلانے کے جنون کا سیاسی کھیل جس دیدہ دلیری سے جاری ہے، اس کو چند لوگوں کے علاوہ ایک بڑے طبقہ کی جانب سے ناپسند نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اس کو ہوا دینے اور پوری قوم کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گزشتہ کچھ ماہ سے ایک مخصوص مذہب کے ماننے والوں کو ہراساں اور تنگ کرنے کا جو سلسلہ چل پڑا ہے وہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ارباب حل وعقد، دانشور، انٹلکچوئلس، مذہبی رہنما اور سیکولر ذہن کے لوگ ایک خوف کے عالم میں اس کا حل نکالنے کے راستے تلاش کر رہے ہیں۔ ان کا سیدھا سوال ہے کہ یہ سب کس لیے اور کیوں ہو رہا ہے اور آخر اس پر لگام کب لگے گی؟ ایک بڑے طبقہ کا سوال یہی ہے کہ ''ملک کی سب سے بڑی اقلیت آج جن مذہبی محاذ پر ناگفتہ بہ حالات کا سامنا کر رہی ہے اور اسے نشانہ بنایا جا رہا ہے، اس کا قصور کیا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ آج ہمارے مذہبی مقامات اور عبادت خانے ایک شر پسند طبقہ کی زد پہ ہیں اور شر پسندوں کے دل میں قانون کا کوئی خوف باقی نہیں رہ گیا ہے؟، دانشوروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ جب ہر طبقہ کی ترقی اور اس کے ساتھ دینے کی بات کی جاتی ہے تو ایک طبقہ ہی اس ستم کا شکار کیوں ہے؟''، ''نہ ہمارے عبادت خانے محفوظ ہیں، نہ ہمارے مذہبی جذبات کا کوئی قدر و احترام باقی رہ گیا ہے، نہ ہماری معاشرے میں سماجی سطح پر کوئی حیثیت باقی رہ گئی ہے۔ ایک عجب کشمکش کا ماحول ہے جس کی قبیح چادر میں ہم خود کو لپٹا ہوا پاتے ہیں۔ رہی سہی کسر نئے وقف قانون نے پوری کر دی ہے کہ جس سے ہمارے بزرگوں کی جائیدادیں بھی اب ہمارے پاس باقی نہیں بچیں گی اور وہ سب پسماندہ طبقہ کی خیر خواہی اور بھلائی کے نام پر ہم سے چھین لی جائیں گی؟ ان کا کہنا ہے کہ ''ماب لنچنگ کے واقعات پر لگام لگی تو اب ہمارے عبادت خانے، مدارس، مساجد اور مقبرے زبان حال سے اپنا درد بیاں کر رہے ہیں۔ گزشتہ دس بارہ سالوں میں ہم پر جو ستم ٹوٹا اور ترقی کے نام پر یکطرفہ طور پر کارروائی کرتے ہوئے ہمارے حکمرانوں کے بلڈوزروں کی ہم پر جو یلغار ہوئی، اس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور سبھی ڈرے سہمے ہوئے اس پورے منظر کو دل پر پتھر رکھ کر دیکھنے کو مجبور ہیں۔ ہم فریاد کریں تو کس سے کریں، سوائے عدالتوں کے ہمارا اب کسی پر بھروسہ باقی نہیں رہا۔''

بلاشبہ مذکورہ احساس اس طبقہ کے ہیں جسے اس فکر نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ گزشتہ کچھ ماہ کا کچا چٹھا اٹھا کر ہی دیکھ لیا جائے تو حقیقت کا ادراک ہوگا کہ اس متنوع ملک میں ایک بڑی اقلیت جس کا اس ملک کی آزادی کی جدوجہد میں برابر کا حصہ رہا ہے اور بیشمار اپنی قربانیاں پیش کی ہیں، آئین سے انہیں یکساں حقوق حاصل ہیں، وہ آج امتیازی سلوک کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ ایسے حالات ہمیں شرمندہ کرنے والے ہیں، جن کو دیکھ کر یہ سوچنا پڑ جاتا ہے کہ یہ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تصویر تو ہرگز نہیں لگتی!، جہاں مذہب کے نام پر ہم ایک دوسرے سے باہم دست وگریباں ہیں!

بلاشبہ ہم آج خود کو کتنا ہی ترقی یافتہ کہہ لیں لیکن اندرونی طور پر ہمارے معاشرے کی تصویر بے حد بھدی ہے اور ہم خود کو بیمار محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ ہم یہ بھول رہے ہیں کہ ہندوستان ایک تنوع والا ملک ہے۔ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں، یہ پھولوں کے ایک گلدستہ کی مانند ہے جس میں ہر رنگ کے پھول ہیں اور اسے تر و تازہ رکھنا اس کے مفاد میں ضروری ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ حالات ہندوستان کی اس تنوع کی طاقت کو چیلنج کرتے ہیں اور ہمارے اجلے دامن پر ایک دھبہ ہیں، جن کو دھونا ضروری ہو گیا ہے۔ یہ کام چند مٹھی بھر لوگوں کے بس کا نہیں ہے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے سیاسی و معاشی سطح پر مشترکہ کوششوں اور مضبوط آہنی ہاتھوں کی ضرورت ہے جس میں حکومت کا بھی رول اہم ہو جاتا ہے، تبھی ہم ایک خوشحال مستقبل کی طرف آگے بڑھ سکتے ہیں۔

پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد اٹھتے کئی سوال

ان دنوں سوشل ایکٹیویسٹ ڈاکٹر میدوسا کا ایک پیغام کافی وائرل ہو رہا ہے کہ ''دھرم پوچھ کر گولی مارنا آتنک واد ہے، دھرم پوچھ کر لنچ کرنا، دھرم پوچھ کر گھر کرایہ پر نہ دینا، دھرم پوچھ کر گھر بلڈوز کرنا وغیرہ وغیرہ بھی آتنک واد ہے، اصلی آتنک وادی کو پہچانو''۔ ڈاکٹر میدوسا کی بات میں بلاشبہ حقیقت پوشیدہ ہے۔ سچ یہ ہے کہ تبریز کے قاتلوں یا ممبئی جانے والی ٹرین میں چیتن سنگھ کے ذریعہ مذہب پوچھ کر گولی مارنے جیسے سانحات میں اگر مذہب پوچھ کر زدکوب کئے جانے، ان سے زبردستی جئے شری رام کہلوانے اور پھر انھیں تڑپا تڑپا کر ہلاک کئے جانے کی واردات اور سانحات پر روز اول سے توجہ دی جاتی، فرقہ وارانہ منافرت کی بڑھتی آلودگی کو روکنے کی کوششیں ہوتیں اور کچھ نہیں تو کم از کم حکومت کی جانب سے ایسے لوگوں کے لئے مذمتی بیان بھی سامنے آتے تو ایسے مذہبی منافرت پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ حالانکہ ملک کے سیکولرازم پر یقین رکھنے والوں کی جانب سے ایسے سانحات کی ہمیشہ مذمت کی گئی ہے اور حکومت سے ایسے متعصب لوگوں سے سختی سے پیش آنے کی گزارشیں بھی کی جاتی رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ اب سے دس اگیارہ سال قبل منافرت کا جو دانستہ طور پر بیج بویا گیا تھا وہ اب تناور درخت ہو چکا ہے۔ اس درخت کی جڑوں میں کھاد پانی ڈالنے والوں اور اسے تناور بنانے میں ہمارے ملک کے میڈیا نے بڑا اہم لیکن منفی رول ادا کیا ہے۔ یہ بات اب کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ گودی میڈیا ہمیشہ ملک میں تناؤ، خلفشار پیدا کرنے، مختلف مذاہب کے درمیان تفریق اور خلیج پیدا کر کمیونل سیاست دانوں کے مفادات کو پورا کرنے میں پیش پیش ہے۔ ایک طرف جہاں گودی میڈیا آگ میں گھی ڈالنے کا کام کر رہی ہے وہیں دوسری جانب کشمیر کے میڈیا نے پہلگام سانحہ کا غم سے بھرا پیغام اپنے اخبارات کے پورے صفحہ کو سیاہ رکھ کر دیا ہے۔ افسوس کہ گودی میڈیا یا بکاؤ میڈیا یا غیر ذمہ دار میڈیا کی ایسی منفی اور غیر صحافتی کوششوں کے مضر اثرات پورے ملک میں کس تیزی سے پھیل رہے ہیں اس کا اندازہ بعض سیاست دانوں اور اندھ بھکتوں کے مسلسل نفرت سے بجھے زہریلے بیانات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

کشمیر کے پلوامہ کے بعد گزشتہ 22/اپریل 2025ء کو پہلگام میں دہشت گردوں نے بڑے حملہ میں 28 معصوم انسانوں کو اپنی حیوانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہلاک کیا ہے۔ جس کی کشمیر سمیت پورے ملک اور بیرون ممالک میں سخت مذمّت کی جا رہی ہے۔ کوئی بھی انسان جو امن پسند ہے وہ ایسے وحشیانہ اور غیر انسانی حرکت کی مذمت کرے گا ہی اور ایسا ہو رہا ہے۔ ایسے انسانیت کے دشمنوں کو سخت سے سخت سزا دئے جانے کا مطالبہ بھی بالکل حق بجانب ہے تاکہ پھر کوئی ایسی دہشت گردانہ حملے کی ہمّت و جرأت نہ کرے۔ اس خیال کے آتے ہی ذہن میں ایک خیال کوندتا ہے کہ اگر 14/فروری 2019ء کو پلوامہ حملہ میں نیم فوجی دستہ سی آر پی کے 40 سے زیادہ جوانوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کا ردعمل پورے ملک میں شدید طور پر ہوا تھا اور سخت سیکوریٹی کے باوجود بڑی مقدار میں آر ڈی ایکس لانے والوں اور حملہ کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دئے جانے کا مطالبہ ہوا تھا۔ اس وقت جموں کشمیر کے گورنر کے عہدہ پر فائز رہنے والے ستیہ پال ملک نے اس وحشیانہ حملہ کی مذمّت کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ ''یہ حملہ حکومت کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔'' یہ لاپرواہی کیا تھی؟ اس حملہ کے تعلق سے کئی باتیں سامنے آ چکی ہیں جن کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ستیہ پال ملک نے کہا تھا کہ اگر ان نیم فوجی دستہ کے مطالبہ کو مان لیا جاتا اور انھیں بس کی بجائے طیارہ فراہم کر دیا جاتا تو ممکن تھا کہ ایسے حملے سے ہمارے فوجی محفوظ رہتے۔ لیکن اس حملہ کے بعد سبق لینے، چاق و چوبند انتظامات کئے جانے کے بجائے ان 40 جوانوں کی شہادت کا جس طرح سیاسی فائدہ اٹھانے کی منظم کوششیں کی گئیں وہ انتہائی نامناسب اور غیر انسانی تھا۔ سب سے زیادہ افسوسناک پہلو تو یہ ہے کہ اس حملہ کے دہشت گردوں کو پکڑنا اور کیفر کردار تک پہنچانا تو دور ابھی تک ان کی نشاندہی تک نہیں کی جا سکی ہے۔ جو حد درجہ افسوسناک ہے۔ اگر اس خطرناک حملہ سے سبق لیا گیا ہوتا اور بلا وجہ بار بار اس بات کا اظہار نہیں کیا جاتا کہ 'نوٹ بندی' سے دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے گا یا 370 کے خاتمہ کے بعد یہ دعویٰ کہ اب وادیٔ کشمیر سے دہشت گردی پنپ نہیں پائے گی۔ ایسے کھوکھلے دعوے اور وعدے ہو رہے تھے کہ لگا کہ 370 کے خاتمہ کے بعد پورے وادی کشمیر میں امن و امان قائم ہو جائے گا لیکن ایسا کچھ دیکھنے کو نہیں ملا بلکہ وادی کشمیر کے چپہ چپہ پر نیم فوجیوں اور پولیس والوں کی تعیناتی ہمیشہ دیکھنے کو ملتی رہی۔ حفاظتی انتظام کی ہی ایک مثال یہ بھی دیکھنے کو ملی کہ پہلگام سانحہ سے چند روز قبل ہی متاز عدایک ممبر پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کی شادی کی سالگرہ کی گلمرگ میں کی جانے والی تقریب میں بھی حفاظتی دستہ پوری طرح تعینات اور مستعد نظر آیا تھا۔ لیکن افسوس کہ پہلگام کے بیسرن میں منگل کے روز جہاں ہزاروں کی تعداد میں ملک و بیرون ملک سے سیاح اپنی بیوی بچوں اور دوستوں کے ساتھ سیاحت کے لئے آتے ہیں وہاں پر ان سیاحوں کی حفاظت کے لئے کسی طرح کا حفاظتی انتظام نہیں تھا۔ کیوں نہیں تھا؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ یہی سوال اس سانحہ میں مرنے والوں میں سے گجرات کی ایک بہن نے روتے ہوئے پوچھا ہے کہ اس علاقہ میں ہزاروں سیاحوں کی حفاظت کے لئے نیم فوجی دستہ یا پولیس کیوں نہیں تعینات کئے گئے تھے۔؟ میرا بھائی زخموں سے چور ڈیڑھ گھنٹہ تک تڑپتا رہا اگر اسے کسی طرح کی مدد بروقت مل جاتی تو میرا بھائی نہیں مرتا۔؟ ایسے بہت سارے سوال ہیں جو اس سانحہ کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں، جنھیں سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ سے ایک بات یہ بھی سامنے آئی کہ اس حملہ سے قبل پورے ملک میں جس طرح وقف ترمیمی قانون کے خلاف جو ملک بھر میں احتجاج اور مظاہرے ہو رہے تھے، نشی کانت دوبے کی بدزبانی پر جس طرح غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا تھا، نائب صدر دھنکڑ کی عدلیہ کو دی جانے والی دھمکی کے خلاف شور اٹھ رہا تھا اور حذب مخالف لیڈر راہل گاندھی کی لاکھوں کی تعداد میں جعلی ووٹر لسٹ پر سوال کئے جا رہے تھے۔ وہ سب پہلگام کی دہشت گردانہ حملہ میں معدوم ہو گیا۔

پہلگام جیسا دہشت گردی سے بھرا سانحہ پہلی بار وادی کشمیر میں نہیں ہوا ہے۔ اس سانحہ سے قبل کٹھوعہ، اُری، پٹھان کوٹ، کلگام، امرناتھ یاترا کے دوران، پلوامہ اور اب پہلگام۔ لیکن افسوس کہ اتنے سارے سانحات ہو جانے کے باوجود اور اس بات کا ہمیشہ خوف رہنے کے باجود کہ کشمیر کی ایک جانب جہاں پاکستان آباد ہے وہیں دوسری طرف ہمارا ہمسایہ ملک چین بھی ہے۔ جہاں سے دہشت گردوں کی دراندازی ہوتی رہتی ہے اور یہی وہ دو ممالک ہیں جن سے بھارت کی جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ ایسے میں سرحد پر اتنے سخت انتظامات ہونے چاہئے تھے کہ 'پرندہ بھی پر نہ مار سکے' لیکن پڑوسی ملک اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے ٹرک میں آر ڈی ایکس بھر کر لاتا ہے، خون خرابہ کرتا ہے اور پھر روپوش ہو جاتا ہے۔ تعجب ہے اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے دعوے کے باوجود پہلگام میں بھی پانچ کی تعداد میں دہشت گرد آئے۔ کشمیر کی خوبصورت وادیوں کی سیر کرتے ہوئے لوگوں سے ان کا 'مذہب پوچھ' کر اور 'کلمہ پڑھوا کر' گولیاں چلائیں، جس کے نتیجہ میں 28 بے گناہ اور معصوم لوگوں کی قیمتی جانیں چلی گئیں۔ سیلانیوں کی جان بچانے والوں میں خچر کا مالک اور کلمہ گو سید عادل شاہ کے ساتھ ساتھ کپڑوں کا تاجر نوجوان نزاکت علی بھی ہے جس نے اگیارہ سیاحوں کی جان بچا کر اپنی شجاعت کی مثال قائم کی ہے۔ اس نوجوان کی بہادری کی ستائش بی جے پی رہنما اروند اگروال نے بھی کی ہے۔ اس سانحہ میں حوالدار جھنٹو علی شیخ کی جان کی قربانی کو بھی نہیں فراموش کیا جا سکتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دہشت گردوں نے کسی کو ہلاک کرنے سے قبل اس کا مذہب جاننے یا اس سے کلمہ پڑھوانے کی ادا کہاں سے سیکھی یا انھیں ایسا کرنے کی ترغیب کہاں سے ملی اور انھیں کیوں اس کی ضرورت پڑی؟ اس سوال کے جواب میں ان دنوں سوشل ایکٹیویسٹ ڈاکٹر میدوسا کا ایک پیغام کافی وائرل ہو رہا ہے کہ ''دھرم پوچھ کر گولی مارنا آتنک واد ہے، دھرم پوچھ کر لنچ کرنا، دھرم پوچھ کر گھر کرایہ پر نہ دینا، دھرم پوچھ کر گھر بلڈوز کرنا وغیرہ وغیرہ بھی آتنک واد ہے، اصلی آتنک وادی کو پہچانو''۔ ڈاکٹر میدوسا کی بات میں بلاشبہ حقیقت پوشیدہ ہے۔ سچ یہ ہے کہ تبریز کے قاتلوں یا ممبئی جانے والی ٹرین میں چیتن سنگھ کے ذریعہ مذہب پوچھ کر گولی مارنے جیسے سانحات میں اگر مذہب پوچھ کر زدکوب کئے جانے، ان سے زبردستی جئے شری رام کہلوانے اور پھر انھیں تڑپا تڑپا کر ہلاک کئے جانے کی واردات اور سانحات پر روز اوّل سے توجہ دی جاتی، فرقہ وارانہ منافرت کی بڑھتی آلودگی کو روکنے کی کوششیں ہوتیں اور کچھ نہیں تو کم از کم حکومت کی جانب سے ایسے لوگوں کے لئے مذمتی بیان بھی سامنے آتے تو ایسے مذہبی منافرت پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ حالانکہ ملک کے سیکولرازم پر یقین رکھنے والوں کی جانب سے ایسے سانحات کی ہمیشہ مذمت کی گئی ہے اور حکومت سے ایسے متعصب لوگوں سے سختی سے پیش آنے کی گزارشیں بھی کی جاتی رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ اب سے دس اگیارہ سال قبل منافرت کا جو دانستہ طور پر بیج بویا گیا تھا وہ اب تناور درخت ہو چکا ہے۔ اس درخت کی جڑوں میں کھاد پانی ڈالنے والوں اور اسے تناور بنانے میں ہمارے ملک کے میڈیا نے بڑا اہم لیکن منفی رول ادا کیا ہے۔ یہ بات اب کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ گودی میڈیا ہمیشہ ملک میں تناؤ، خلفشار پیدا کرنے، مختلف مذاہب کے درمیان تفریق اور خلیج پیدا کر کمیونل سیاست دانوں کے مفادات کو پورا کرنے میں پیش پیش ہے۔ ایک طرف جہاں گودی میڈیا آگ میں گھی ڈالنے کا کام کر رہی ہے وہیں دوسری جانب کشمیر کے میڈیا نے پہلگام سانحہ کا غم سے بھرا پیغام اپنے اخبارات کے پورے صفحہ کو سیاہ رکھ کر دیا ہے۔ افسوس کہ گودی میڈیا یا بکاؤ میڈیا یا غیر ذمہ دار میڈیا کی ایسی منفی اور غیر صحافتی کوششوں کے مضر اثرات پورے ملک میں کس تیزی سے پھیل رہے ہیں اس کا اندازہ بعض سیاست دانوں اور اندھ بھکتوں کے مسلسل نفرت سے بجھے زہریلے بیانات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اسی گودی میڈیا نے پہلگام سانحہ میں بھی پورے کشمیری مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ گودی میڈیا کے ایسی منفی کوششوں پر ایک طرف جہاں انھیں فرقہ وارانہ رنگ دینے کے خلاف شدید مذمت کا سامنا ہے وہیں کچھ فرقہ پرستوں کے ذریعہ ان کی ستائش بھی کی جا رہی ہے ان کے ڈیبیٹ میں شامل ہو کر فرقہ پرست خوب خوب منافرت اور اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ سی پی آئی رہنما اور رکن اسمبلی محمد یوسف تاریگامی نے تو باضابطہ بعض ایسے اینکروں کے نام لے کر ان کی مذمت کی ہے۔ پہلگام سانحہ کے بعد حکومت نے نیوز چینلوں کے لئے ایک اڈوائزری جاری کی ہے جسے میں نے بڑے غور سے پڑھا کہ ضرور اس اڈوائزری میں ان غیر ذمہ دار چینلوں کو منافرت نہ پھیلانے کی تاکید کی گئی ہوگی۔ لیکن میری امید کی کرن کو بجھتے دیر نہیں لگی جب میں نے دیکھا کہ اس اڈوائزری میں صرف یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ دفاعی آپریشنز اور فوجی نقل و حرکت کے حوالے سے احتیاط برتیں۔ کشمیریوں نے اپنے حسن سلوک اور جذبۂ انسانیت سے گودی میڈیا کی نفرت بھری سازش کو سمجھتے ہوئے ان کے جال میں نہیں پھنسے اور جس طرح یکجہتی کے ساتھ کشمیریوں نے نہ صرف سیلانیوں کو ہر ممکن مدد پہنچائی بلکہ اپنے گھروں کے دروازے بھی ان کے قیام و طعام کے کھول دئے ساتھ ہی ساتھ ٹیکسی والوں، خچر والوں آٹو والوں، ہوٹل والوں نے سیاحوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا جذبہ دکھایا ہے۔ اسے دیکھ کر ہریلانی نے ان کی تعریف کی ہے۔ لیکن افسوس کہ ملک کے گودی میڈیا تک کشمیریوں کی اس محبت اور ایثار بھرے پیغام کی کوئی خبر نہیں ہے۔ یہ بات بھی افسوسناک ہے کہ ایک طرف جہاں ہوٹل والے، ٹیکسی و آٹو والے، خچر والوں نے سیاحوں سے کوئی پیسہ نہیں لیا بلکہ مفت میں ایئرپورٹ تک پہنچایا اور روپئے پیسے سے بھی مدد کی لیکن افسوس کہ وہیں دوسری طرف ایئرویز کمپنیوں نے 'آپدا میں بھی اوسر' تلاش کر لیا اور سری نگر سے دیگر شہروں کی ٹکٹیں کافی مہنگے داموں میں فروخت کر رہے بس اور مجبور سیاحوں کو خوب لوٹا۔ دیکھا جائے تو پہلگام سانحہ کے بعد کشمیریوں نے جس یکجہتی اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ہر کے دل میں ان کے لئے ہمدردی اور محبت کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ لیکن افسوس کہ گودی میڈیا کے غلط پروپیگنڈہ نے ان کی ایسی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا اور ملک کی مختلف حصوں میں تعلیم و تجارت کی غرض سے رہنے والے کشمیریوں کے ساتھ جو متعصّبانہ سلوک کیا جا رہا ہے اور انھیں زدوکوب کئے جانے کی جس طرح کی خبریں اتراکھنڈ، چنڈی گڑھ، ہماچل پردیش اور ملک کے دیگر علاقوں سے موصول ہو رہی ہیں۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہیں۔ حالانکہ بی جے پی کے اروند اگروال سمیت کئی نیتاؤں نے کشمیریوں کے حسن سلوک اور جذبۂ ایثار کی کافی تعریف کی ہے۔ افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ کشمیر کو تو ہم اپنے ملک کا اہم حصہ مانتے ہیں لیکن نہ جانے کیوں کشمیریوں سے اتنی شدید نفرت کیوں کرتے ہیں۔؟ کشمیریوں کی معیشت کا انحصار ملک و بیرون ممالک سے آنے سیاحوں پر ہی ہے۔ پہلگام کا یہ سانحہ ان کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے کی ایک سازش بھی ہو سکتی ہے۔ گزشتہ برس یعنی 2024ء میں دو کروڑ پینتیس لاکھ سیاحوں نے کشمیر کا سفر کیا تھا۔ لیکن افسوس کہ اس سانحہ کے بعد بڑے پیمانے پر سیاح اپنی بکنگ کینسل کرا رہے ہیں۔ جس کے باعث کشمیریوں کی معاشی طور پر کمر ٹوٹ جائے گی۔ پہلگام حملہ کے بعد جو بہت سارے سوالات ابھر کر سامنے آ رہے ہیں ان میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ موندرا پورٹ سے 2,988 کیلو پکڑی گئی ہیروئن کی کھیپ کو، اڈانی اور لشکر طیبہ کے دہشت گردوں کی فنڈنگ سے جوڑا جا رہا ہے۔ این آئی اے نے یہ بات سپریم کورٹ کو بتائی ہے۔ این آئی اے نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ اس معاملے میں ایک اہم گواہ ایک سبکدوش کسٹم افسر مشکوک حالت میں مرے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اس طرح پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے تناظر میں اتنے سارے سوالات سامنے آ رہے ہیں کہ لوگوں کو ان کے جوابات کا انتظار ہے لیکن جواب کون اور کب دے گا؟ یہ بھی ایک بڑا اہم سوال ہے۔

(کالم نگار سینئر صحافی اور معروف ادیب ہیں)

دماغ مغرب کا، دل اسلام کا؟ ذہنی غلامی کا فریب

ہمارے لیے لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ آج جو نسل ہم اپنے گھروں، اسکولوں اور اداروں میں تیار کر رہے ہیں، وہ آنے والے کل کی قیادت کرے گی۔ اگر ان کے اندر دینی شعور، ملی غیرت، تہذیبی وابستگی اور فکری خودمختاری نہ رہی تو وہ محض ایک ایسی بھیڑ بن جائے گی جو صرف دوسروں کی پیروی کرے گی۔ بدقسمتی سے آج ہم اس سمت میں بڑھ رہے ہیں جہاں اپنی زبان، اپنی تہذیب، اپنی اقدار سب کچھ کھو کر بھی ہمیں سکون محسوس ہوتا ہے۔ یہ سکون نہیں، بلکہ ذہنی موت ہے۔ ذہنی غلامی کی سب سے خطرناک شکل یہ ہے کہ انسان اپنے غلام ہونے کو ہی سعادت سمجھنے لگے۔ وہ اپنے حالات پر سوال اٹھانے کے بجائے، ان کو تقدیر سمجھ کر قبول کر لے۔ مغلوب ذہن کبھی حریت کی بات نہیں کرتا، وہ صرف اسی کو دیکھتا ہے جو غالب ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ غلامی محض سیاسی یا عسکری نہیں، بلکہ فکری اور تہذیبی ہے۔ ہماری شناخت مغربی خانوں میں قید ہو چکی ہے، اور ہمیں اس پر فخر ہے۔

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

ملت اسلامیہ اس وقت دوہری آزمائش سے گزر رہی ہے۔ ایک طرف بیرونی چیلنجز ہیں، جو صہیونی اور دجالی قوتوں کی صورت میں دن بہ دن شدید تر ہوتے جا رہے ہیں، تو دوسری طرف اندرونی زوال ہے، جو کہیں زیادہ مہلک اور خطرناک ہے۔ بیرونی حملے تو وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں، مگر جب اندر ہی سے بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں تو کوئی بھی عمارت سلامت نہیں رہتی۔ سب سے گہرا وار اس وقت ہماری نسل نو پر کیا جا رہا ہے، جو فکری اور تہذیبی اعتبار سے مغرب کی بھٹی میں ڈھل چکی ہے۔ ہماری نئی نسل ایک ایسا کورا کاغذ بن چکی ہے، جس پر اغیار نے اپنی مرضی سے لکھا، اور ہم خاموش تماشائی بنے رہے۔ یہ نسل نہ صرف اپنی تاریخ سے ناواقف ہے بلکہ اپنی تہذیب، زبان، اقدار اور دینی شعور سے بھی بے نیاز ہے۔ جب اس نے ہوش سنبھالا تو ہر طرف مغربی انداز زندگی کا غلغلہ تھا۔ اس کے اردگرد ہر چہرہ مغربیت سے مرعوب نظر آیا۔ یوں اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ترقی، کامیابی اور تہذیب صرف مغرب کے نقش قدم پر چلنے ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ کیسا تضاد ہے کہ زبان پر اسلام کی مدح سرائی ہے، لیکن زندگی کا طرز مغربی ہے۔ ہمارے تعلیمی ادارے، معاشرتی نظام، فکری سانچے اور یہاں تک کہ طرز گفتگو اور رہن سہن بھی مغرب کے آئینے میں ڈھل چکے ہیں۔ دل مسلمان ہے مگر دماغ مغربی بہاؤ میں تیر رہا ہے۔ جب یہ داخلی زوال اپنی جڑیں مضبوط کر لیتا ہے تو بیرونی طاقتوں کی کامیابی خود بخود یقینی ہو جاتی ہے۔ ہم دشمن کی چالوں کو تو زیر بحث لاتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں، ہنگامے برپا کرتے ہیں، لیکن اپنے گھر کے اندر جلتی آگ کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کرتے۔ جب ایک قوم کا شعور مر جاتا ہے، جب اس کے افراد مغلوب قوموں کی طرح زندگی گزارنے کو فخر سمجھنے لگیں، تو وہ محض جسمانی وجود رہ جاتی ہے، روحانی طور پر وہ مردہ ہو جاتی ہے۔ بدقسمتی سے آج ملت اسلامیہ اسی کیفیت سے دوچار ہے۔ یہ ذہنی غلامی اتنی شدید ہے کہ ہمیں اپنے جرم کا احساس تک نہیں ہوتا۔ ہمارا ذہن اس درجہ ماؤف ہو چکا ہے کہ اپنی دنیا آپ بنانے کا حوصلہ ہی جاتا رہا۔ ہمیں اب اغیار کی زبان، ان کی ثقافت، ان کی تہذیب، اور ان کے سائے ہی میں امن محسوس ہوتا ہے۔

ہمارے لیے لمحۂ فکر یہ یہ ہے کہ آج جو نسل ہم اپنے گھروں، اسکولوں اور اداروں میں تیار کر رہے ہیں، وہ آنے والے کل کی قیادت کرے گی۔ اگر ان کے اندر دینی شعور، ملی غیرت، تہذیبی وابستگی اور فکری خودمختاری نہ رہی تو وہ محض ایک ایسی بھیڑ بن جائے گی جو صرف دوسروں کی پیروی کرے گی۔ بدقسمتی سے آج ہم اس سمت میں بڑھ رہے ہیں جہاں اپنی زبان، اپنی تہذیب، اپنی اقدار سب کچھ کھو کر بھی ہمیں سکون محسوس ہوتا ہے۔ یہ سکون نہیں، بلکہ ذہنی موت ہے۔ ذہنی غلامی کی سب سے خطرناک شکل یہ ہے کہ انسان اپنے غلام ہونے کو ہی سعادت سمجھنے لگے۔ وہ اپنے حالات پر سوال اٹھانے کے بجائے، ان کو تقدیر سمجھ کر قبول کر لے۔ مغلوب ذہن کبھی حریت کی بات نہیں کرتا، وہ صرف اسی کو دیکھتا ہے جو غالب ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ غلامی محض سیاسی یا عسکری نہیں، بلکہ فکری اور تہذیبی ہے۔ ہماری شناخت مغربی خانوں میں قید ہو چکی ہے، اور ہمیں اس پر فخر ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے کہ خارجی حملوں سے پہلے اگر داخلی قوت مضبوط ہو تو کوئی طاقت قوم کو مٹا نہیں سکتی۔ اس کے برعکس، اگر داخلی طور پر قوم کھوکھلی ہو جائے تو خارجی امن بھی کسی کام کا نہیں۔ امریکہ جیسی سپر پاور کی مثال ہمارے سامنے ہے، جہاں اندرون خانہ سماجی رشتے بکھر چکے ہیں، خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے، اور روحانی و اخلاقی اقدار ختم ہو چکی ہیں۔ کل کو یہی اندرونی زوال اس کی عالمی برتری کا خاتمہ بن سکتا ہے۔ آج ہمارے نوجوانوں کے شب و روز جن اداروں میں گزر رہے ہیں، وہ انہیں مغرب کا مطیع بنا رہے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں ایسی نسل تیار ہو رہی ہے جو دنیا کی چمک دمک کے پی

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website :www.lohianama.com

اترپردیش

یوپی میں آرٹیفیشیل انٹیلی جنس سے مربوط پہلی نجی یونیورسٹی کا قیام

چندی گڑھ یونیورسٹی اتر پردیش نے اسکالرشپ وایڈمیشن پورٹل لانچ کیا

پریاگ راج (ایجنسی): ملک کی پہلی پرائیویٹ یونیورسٹی کا درجہ رکھنے والی چندی گڑھ یونیورسٹی اتر پردیش نے گلوبلائزیشن اور تکنیکی تعلیم کے بڑھتے رجحانات کے مدنظر طلبہ و طالبات کو ایک ہی کیمپس میں تعلیم دینے کا انتظام کیا ہے۔ جو ایس سی آر کے کانپور روڈ پر واقع اناؤ ضلع کے نواب گنج میں چندی گڑھ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آگیا ہے اور اسی سال پہلی بیچ کا آغاز بھی ہوگا۔ منگل کو سول لائنس کی سمت پریاگ راج جنکشن کے احاطہ میں واقع ایک ہوٹل میں منعقدہ پریس کانفرنس میں یونیورسٹی کے چانسلر کے صلحہ کار پروفیسر ڈاکٹر منوج جوشی نے کہا کہ اب عالمی اعلی تعلیم میں بھی آٹفیشیل انٹیلیجنس (اے آئی) کے اینٹی گریٹیڈ کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اسی رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے چندی گڑھ یونیورسٹی نے اتر پردیش میں پچیس سو کروڑ روپئے کے صرفہ سے ملک کا پہلا اے آئی کا حامل کیمپس کا قیام کیا ہے جہاں طلبہ و طالبات کو نہ صرف اس کی تعلیم دی جائے گی بلکہ انڈسٹری ریڈی ورک فورس بھی تیار ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس کیمپس میں اعلی و معیاری تعلیم کیلئے طلبہ و طالبات کو اسکالرشپ بھی دیا جائے گا۔ البتہ اسکالرشپ کے استحقاق کیلئے انٹرنس امتحان کے نمبرات کو بنیاد بنایا جائے گا۔ ڈاکٹر جوشی نے کہا کہ چندی گڑھ یونیورسٹی کا یہ اہم اقدام ایجوکیشن وانڈسٹری کے درمیان خلیج کو پاٹنے کیلئے ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلہ میں چندی گڑھ یونیورسٹی اتر پردیش نے ۲۳ رگلوبل کمپنیوں کے ساتھ مفاہمتی دستخط بھی کیے ہیں۔ اس کی وجہ سے تعلیم کے دوران ہی طلبہ و طالات کو تربیت سمیت ملازمت کی پیش کش کا فائدہ بھی ملے گا۔ ڈاکٹر جوشی نے مزید کہا کہ اس میں چھ مین اسٹریم، انجینئرنگ ،معیشت، صحت اور لائف سائنسز و لبرل آرٹس سمیت ۵۰ رفیوچر سے منسلک گریجویٹ و پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم کا فائدہ ملے گا۔ ڈاکٹر منوج جوشی نے اس دوران امیدواروں کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ https::cucet.cuchd.in)فراہم کی ہے۔

فلاحی اسکیموں کے ذریعے خواتین کو ترقی دی جارہی ہے: بے بی رانی موریہ

لکھنؤ(ایجنسی)

گومتی نگر کے ایک ہوٹل میں ایک نیوز چینل کے ذریعہ منعقدہ یوگی حکومت کے 8 سال کے انتو دیا سے سروودیا تک کے کنکلیو میں ریاستی وزیر برائے خواتین کی بہبود، اطفال ترقیات اور تغذیہ بے بی رانی موریہ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے امن وامان کی مضبوط صورتحال کے لیے 126 نئے پولیس اسٹیشن، 86 نئی پولس چوکیاں، 74 خواتین پولس چوکیاں قائم کی ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کی حفاظت کے لیے وومن پاور لائن 1090، جی آر پی، فائر سروس، وومن ہیلپ لائن 181 سروس کا انضمام، ہر ضلع میں اینٹی رومیو اسکواڈ کی تشکیل، ہر ضلع میں خواتین تھانے کے علاوہ ایک تھانے میں خواتین پولیس اسٹیشن انچارج کی تعیناتی بھی کی گئی ہے۔ مہیلا پی اے سی بٹالین کی تشکیل اور 5 دیگر پی اے سی بٹالین کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔ ریاست خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم سے متعلق 99.42 فیصد مقدمات کو حل کر کے ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2 لاکھ 16 ہزار 450 آسامیوں پر پولیس اہلکار بھرتی کیے گئے جن میں 27 ہزار 178 خواتین پولیس اہلکار تعینات کیے گئے اور 10 ہزار 378 سے زائد خواتین بیٹس کو لاٹ کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا کے تحت 6 زمروں میں ہر ایک مستفید کو کل 25000 روپے دیے جاتے ہیں۔ شوہر کی وفات کے بعد روپے بے سہارا خواتین پنشن اسکیم کے تحت ماہانہ 1000 دی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ بال سیوا یوجنا (کووڈ) - والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی موت کی صورت میں بچوں کو 4000 روپے ماہانہ دیے جاتے ہیں۔ چیف منسٹر بال سیوا اسکیم (جنرل)۔ والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی موت کی صورت میں 2500 ماہانہ دیا جاتا ہے۔ ریاست کے 75 اضلاع میں 79 ون اسٹاپ سینٹر کام کر رہے ہیں اور 19 نئے ون اسٹاپ سینٹروں کو منظوری دی گئی ہے۔ ون اسٹاپ سینٹر پر ایمبولینس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ریاست کے 189 اداروں میں خواتین کے لیے گلابی بیت الخلاء تعمیر کیے گئے ہیں۔ وومن ہیلپ لائن اسکیم 181 کے تحت 07 لاکھ 17 ہزار خواتین کو امداد فراہم کی گئی۔ ریاست کی محنت کش خواتین کو شہری علاقوں میں سستی شرحوں پر جدید سہولیات کے ساتھ مکانات فراہم کرنے کے لیے لکھنو؟، گوتم بدھ نگر اور غازی آباد اضلاع میں 500 کی گنجائش والے 08 ورکنگ ہاسٹل قائم کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ چیف منسٹر شرمک مہیلا ہاسٹل اسکیم کے تحت ریاست کے سات اضلاع وارانسی، میرٹھ، پریاگ راج، گورکھپور، کانپور، جھانسی اور آگرہ میں کام کرنے والی خواتین کے لیے ریاست کی مالی اعانت سے چلنے والے اعلیٰ معیار کے خواتین ہاسٹل تعمیر کیے جائیں گے جن کی گنجائش ہر ایک میں 500 ہے۔ وزیر اعلیٰ بال آشرے یوجنا کے تحت 25-2024 میں قانون سے متصادم اور یتیم، لاوارث، ہتھیار ڈالنے والے اور منفی حالات میں پائے جانے والے بچوں کی پرورش، دیکھ بھال اور محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنے کے مقصد سے ریاست کے 10 اضلاع میں مختلف زمروں کے کل 10 نئے سرکاری ہوم تعمیر کیے جائیں گے۔ مشن شکتی یوجنا کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے محکمہ کے ذریعے آنے والے مالی سال میں گورکھپور، وارانسی، پریاگ راج، لکھنؤ، آگرہ، بریلی، میرٹھ، گوتم بدھ نگر اور غازی آباد اضلاع میں 50-50 کی گنجائش کے ساتھ سکھی نواس کا آپریشن شروع کیا جائے گا۔ شکتی سدن مشن شکتی یوجنا کی ذیلی اسکیم سمرتھ کے تحت، ریاستی حکومت، محکمے کے ذریعے، علی گڑھ، اعظم گڑھ، کانپور، چترکوٹ، جھانسی، گونڈہ، بستی، مرزا پور، سہارنپور اور وارانسی میں 10 اضلاع میں ہر ایک میں 50 کی گنجائش کے ساتھ ایک نیا شکتی سدن تعمیر کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مئی میں 22 ہزار آنگن باڑی کارکنوں کی بھرتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ 52 ہزار آنگن واڑی معاونین کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا سے 60 لاکھ ماؤں نے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ جو خواتین کسی بھی شعبے میں ترقی کرنا چاہتی ہیں وہ لگن اور محنت سے آگے بڑھیں، انہیں کامیابی ضرور ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو تعلیم ضرور دینی چاہیے۔ تعلیم ترقی کی کنجی ہے۔ ریاست میں خواتین کو بااختیار بنانے اور ترقی کے لیے کئی اسکیمیں چلائی جارہی ہیں۔

سہارنپور ضلع میں سیاحت کی ترقی کیلئے پروجیکٹ منظور

لکھنؤ(ایجنسی) سہارنپور ضلع میں سیاحت کی ترقی اور دیگر تعمیراتی کاموں کے لیے اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے 1120.11 لاکھ روپے کے تین پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ ان پروجیکٹوں کو مکمل کرنے کی ذمہ داری اتر پردیش اسٹیٹ ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ اور سی این ڈی ایس کو دی گئی ہے۔ اس کے لیے سرکاری حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ عملدرآمد کرنے والے اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کریں تاکہ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو راغب کیا جاسکے۔ یہ اطلاع آج یہاں ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ سہارنپور واقع قدیم پائیشور مہادیو مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 119.00 لاکھ روپے کے پروجیکٹ کو منظوری دی گئی ہے۔ اسی طرح گنگوہ روڈ پر واقع قدیم شیو مندر اور بھیرو کالی مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے ایک کروڑ روپے اور شمبھری دیوی شکتی پیٹھ میں سیاحتی سہولیات کے لیے 901.31 لاکھ روپے کے منصوبے کو منظوری دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 30 کروڑ روپے کے تین پروجیکٹ۔ مظفر نگر ضلع میں سیاحت کی ترقی کے لیے 2482.71 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ اس کے تحت مظفر نگر کے شکر تیرتھ میں لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو کے قیام کے لیے 1525.1 لاکھ روپے اور شکر تیرتھ پر کرما مارگ کو مضبوط بنانے اور سیاحتی سہولیات کی تخلیق کے لیے 477.6 لاکھ روپے اور شکر تیرتھ میں شریمد بھاگوت کتھا سنٹر کی تعمیر کے لیے 480.01 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اسی طرح غازی آباد ضلع کی سیاحت کی ترقی کے لیے 715.25 لاکھ روپے کے تین پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔

یوگی حکومت ڈاکٹر کستوری رنگن کے خوابوں کو پورا کرے گی

لکھنؤ(ایجنسی) ہندوستان کے عظیم سائنسدان، ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارے (ISRO) کے سابق چیئرمین اور قومی تعلیمی پالیسی-2020 کے چیف آرکیٹیکٹ۔ ڈاکٹر کے، کستوری رنگن کے نظریات سے تحریک لے کر، اتر پردیش کی یوگی حکومت کونسل کے اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں میں نیا شعور اور سائنسی نقطہ نظر پیدا کرنے کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ آنجہانی ڈاکٹر کستوری رنگن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے، حکومت انہیں بچوں کے لیے ایک مستقل الہام کا ذریعہ بنائے گی۔ ڈاکٹر کستوری رنگن نے خلائی سائنس کے میدان میں ہندوستان کو عالمی سطح پر قائم کیا، اور تعلیم کے میدان میں تاریخی تبدیلیاں لانا بھی ان کی کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ بچوں کے لیے ایک سبق ہے، خوابوں کو سچ کرنے کے بارے میں، محنت کے ذریعے عظمت کے حصول کے بارے میں۔ ڈاکٹر کی کستوری رنگن کی موت کے بعد، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی یوپی حکومت نے انہیں حقیقی خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے 28 رابریل سے ریاست کی تمام کونسل اور کستوربا گاندھی گرلز اسکولوں میں دعائیہ میٹنگوں میں ڈاکٹر کستورنگن کی زندگی، سائنسی کامیابیوں اور تعلیمی اصلاحات میں تعاون کے بارے میں معلومات دینے کی ہدایات جاری کی ہیں۔

قاری کرامت اسعدی کی شخصیت اپنے آپ میں ممتاز تھی: مولانا محمد عثمان قاسمی

سلطانپور (نامہ نگار): قاری کرامت اللہ اسعدی کی شخصیت اپنے آپ میں ممتاز تھی وی جمعیت علماء کے ایک بے لوث خادم تھے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد عثمان قاسمی ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ سلطانپور نے آج جامعہ اسلامیہ میں قاری کرامت اللہ اسعدی کی تعزیت میں منعقدہ ایک تعزیتی نشست کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ مولانا محمد عثمان قاسمی نے کہا کہ قاری صاحب نے اپنے ہوش کی مکمل زندگی جمعیت علما کو وقف کر دی تھی جمعیت کو انکے جیسا سپاہی ملنا مشکل ہے۔ مولانا نے کہا کہ مرحوم اپنے پیچھے ایک نشان منزل چھوڑ گئے ہیں۔ تعزیتی نشست کو خطاب کرتے ہوئے مدرسہ جامعہ قاسمیہ کے ناظم مولانا شاہ عبدالحق نے کہا کہ قاری کرامت اللہ اسعدی ایک مخلص انسان تھے دین کی خدمت کا جذبہ انکے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور وہ زندگی کی آخری سانس تک دین کی خدمت کرتے رہے۔ مولانا سید مطہر السلام صدر جمعیت علما سلطانپور نے کہا کہ ہم سے ایک ایسا ساتھی رخصت ہوگیا جسکی سانسوں میں جمعیت علما بسا کرتی تھی جمعیت علما کی خدمت کے لئے قاری کرامت اللہ اسعدی پر بڑھتی عمر کا اثر نہ تھا اور وہ ہمہ لحہ جمعیت کی خدمت اور ممبر سازی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اس تعزیتی نشست کو حافظ اشرف اور مولانا مقبول قاسمی نے بھی خطاب کرتے ہوئے اپنی طرف سے مرحوم کو خراج پیش کیا۔ موقع پر جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ وطلبہ موجود تھے۔ آخر میں قاری کرامت اللہ اسعدی کے حق میں اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کی گئی۔

سماجوادی پارٹی کے وفد کی ایس پی راجیش دویدی سے ملاقات

شاہجہاں پور (ایجنسی) جلال آباد اسمبلی حلقہ میں گزشتہ دنوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی اور آر ایس ایس کے گورو راگھو ولد سریندر پال سنگھ ساکن پرتاپ نگر جلال آباد، اریت گپتا بھاما شاہ لیڈر بجرنگ دل ساکن نوسرا جلال آباد اور مانو یندر سنگھ ساکن اُدارا پور جلال آباد اور ان کے ساتھی ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو کے لیڈروں اور کارکنوں کے خلاف نازیبا زبان استعمال کر رہے ہیں۔ 28 اپریل 2025 کو رات کو ایس ڈی ایم کورٹ کے سامنے، تھانہ انچارج جلال آباد اور پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں 20 سے 25 بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے ایس پی جلال آباد اسمبلی کے صدر سورج پال یادو کو گھیر لیا اور انہیں دھمکیاں دیں اور ان کی یہ نازیبا زبان استعمال کرتے ہوئے فیس بک پر ان کی آئی ڈی کی تصویر بھی پوسٹ کی۔ اس سلسلے میں آج سماجوادی پارٹی کے ایک وفد نے ایس پی ضلع صدر اور سابق چیئرمین تنویر خاں کی قیادت میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس راجیش دویدی سے ملاقات کی اور پورا واقعہ بتا کر قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک میمورنڈم پیش کیا۔ ایس پی راجیش دویدی نے ایس پی ضلع صدر اور سابق چیئرمین تنویر خاں کو یقین دلایا کہ تحقیقات کروانے کے بعد قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ایس پی ضلع صدر اور سابق چیئرمین تنویر خان نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے کچھ لوگ شاہجہاں پور ضلع کا ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں، لیکن سماجوادی پارٹی ضلع میں امن اور بھائی چارہ برقرار رکھے گی۔ اس موقع پر سابق وزیر اودھیش کمار ورما، سابق ایم ایل اے روشن لال ورما، ایس پی کے ضلع جنرل سکریٹری رنجے سنگھ یادو، ایس پی کے ریاستی سکریٹری وجے سنگھ، جلال آباد اسمبلی کے صدر سورج پال یادو، ایس پی میٹروپولیٹن صدر چودھری رام کمار بھوجوال، ایس پی ضلع ایس پی کے نائب صدر آدھیش کمار، جیویندر کمار باجپائی، شہاب خان، رام داس راٹھور، راجیو گپتا پارتھ یادو، پرسون کمار کنوجیا، آکاش یادو، سنتوش پال، مکیش کمار ایڈوکیٹ، مجیب ملک، ستیندر یادو ایڈوکیٹ، سریندر گپتا، افضال انصاری، رضوان احمد، رفیق احمد، راجیو یادو، انیش یادو، وپن یادو، راقم خان، کپل احمد، رانو خان وغیرہ موجود تھے۔

سڑک حادثہ میں ایک بچے کی موت

سلطانپور (نامہ نگار): کڑوار تھانہ حلقہ کے روانیا پچھم میں سلطانپور لکھنؤ قومی شاہراہ پر ہوئے ایک سڑک حادثہ میں پانچ سالہ بچے کی موت ہوگئی۔ بلدی رائے بلاک میں تعینات پنچائتی راج کے ایک ملازم راج کمار بائیک سے اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ جارہے تھے تبھی قومی شاہراہ پر روانیا پچھم کے موضع گجادھر کا پروہ کے قریب ایک نامعلوم گاڑی نے انکی بائیک کو اپنی زد میں لے لیا جس ناطے راجکمات اسکی بیوی نرملا اور بیٹا ایانش شدید طور پر زخمی ہوگئے موقع پر موجود لوگ ایمبولنس کے ذریعہ تینوں زخمیوں کو ضلع اسپتال سلطانپور لائے جہاں ڈاکٹروں نے پانچ سالہ بچے ایانش کو مردہ قرار دے دیا راجکمار اور نرملا دیوی کا علاج جاری ہے۔ تھانہ صدر کڑوار امت مشرا نے بتایا کہ قانونی کارروائی کی جارہی ہے ابھی راجکمار کے اہل خانہ کی طرف سے کوئی تحریر نہیں ملی ہے۔

سات مئی کو انسپکٹر نیشو تومر پر درج کی جائیگی فرد جرم

سلطانپور (نامہ نگار): ایک خاتون کانسٹبل کے ذریعہ درج کرائے گئے عصمت دری اور مار پیٹ کے مقدمہ میں انسپکٹر نیشو تومر پر آئندہ سات مئی کو جلال اکبر کی فاسٹ ٹریک عدالت میں فرد جرم عائد کی جائیگی جسکا حکم ضلع جج چھمی کانت شکلا نے دیا ہے۔ متاثرہ خاتون کانسٹبل کے وکیل سنتوش پانڈے کے مطابق گزشتہ چودہ جولائی 2025 کو کوتوالی شہر میں انسپکٹر نیشو تومر کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی، متاثرہ خاتون کانسٹبل الزام لگایا تھا کہ ہلیا پور تھانے کی تعیناتی کے دوران انسپکٹر نیشو تومر نے اسکی عصمت دری کی تھی اور فحش ویڈیو بھی بنایا تھا متاثرہ کانسٹبل نے الزام لگایا ہے کہ تبادلہ کے بعد بھی نیشو تومر اسکی عصمت دری کرتا رہا اور مار پیٹ بھی کرتا تھا۔ سلطانپور کے مہلا تھانے کے ذریعہ نیشو تومر کو گرفتار بھی کیا گیا تھا لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ عدالت نے نیشو تومر کے خلاف ضمانتی وارنٹ بھی جاری کیا تھا لیکن اسنے ہائی کورٹ سے پیشگی ضمانت حاصل کر لی تھی اب فاسٹ ٹریک عدالت میں اسکے خلاف فرد جرم عائد کی جائیگی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

اسرائیل نے حملہ کیا تو پورا خطہ دھماکے سے دو چار ہو جائے گا: ایران کا انتباہ

تہران (ایجنسی): ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے ایران پر کوئی حملہ کیا تو یہ ایسا ہوگا جیسے بارود کے ڈھیر کو آگ لگا دی جائے...اور اس کا نتیجہ پورے خطے میں تباہی کی صورت میں نکلے گا۔ قالیباف نے گذشتہ روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے ان بیانات کو بے وقعت قرار دیا جن میں ایرانی ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کا کہنا ہے کہ ایسے بیانات کا ایران اور امریکہ کے درمیان جاری مذاکرات پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

قالیباف نے مزید کہا کہ اسرائیل، واشنگٹن کی اجازت کے بغیر کسی بھی "مہم جوئی" کا ارتکاب نہیں کرے گا، تاہم انھوں نے خبردار کیا کہ اگر ایران پر حملہ کیا گیا تو "ایران امریکی اڈوں کو نشانہ بنا کر جواب دے گا"۔ کو جواب دے گا"۔ ایرانی اسپیکر کی جانب سے یہ دھمکی ایسے وقت میں سامنے آئی جب امریکی انتظامیہ نے کل ایک بیان میں اعلان کیا تھا کہ وہ اُن تمام افراد اور اداروں کا احتساب جاری رکھے گی جو ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیزنٹ کے مطابق "ایران کی جانب سے میزائلوں اور دیگر عسکری صلاحیتوں کی تیز رفتار ترقی، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے"۔ انھوں نے مزید کہا کہ "یہ پیش رفت مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام پیدا کرتی ہے اور ان بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی ہے جن کا مقصد ان ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ کو روکنا ہے"۔ بیزنٹ نے اس بات پر زور دیا کہ امریکی محکمہ خزانہ تہران کو بیلسٹک میزائل پروگرام کے لیے وسائل تک رسائی سے محروم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات جاری رکھے گا۔ گذشتہ ہفتوں کے دوران تہران اور واشنگٹن نے ایرانی ایٹمی پروگرام کے حوالے سے نیا معاہدہ طے کرنے کے لیے تین ادوار کی بالواسطہ بات چیت کی۔ ان میں دو ملاقاتیں مسقط (عمان) میں اور ایک روم (اٹلی) میں ہوئی۔

فریقین نے ان مذاکرات کو "مثبت اور سنجیدہ" قرار دیا ہے۔ ایرانی جانب کا کہنا ہے کہ ایک ممکنہ معاہدے کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چند روز قبل دونوں ملکوں کے درمیان معاہدے تک پہنچنے کے بارے میں امید کا اظہار کیا تھا۔ تاہم، ایران کے نائب وزیر خارجہ مجید تخت روانچی نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ان کا ملک "اپنی سرخ لکیروں پر کبھی سمجھوتا نہیں کرے گا"، جن میں یورینیم کی افزودگی کا تسلسل اور بیلسٹک میزائل پروگرام شامل ہیں۔ اگرچہ مذاکرات کے دوران زیر بحث آنے والے نکات کی مکمل تفصیلات سامنے نہیں آئیں، تاہم دونوں ملکوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ توجہ کا مرکز ایرانی جوہری پروگرام ہی رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں دو ریاستی حل کے غائب ہونے کا خطرہ ہے: یو این سیکرٹری جنرل

غزہ (ایجنسی): اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے کہا ہے کہ غزہ میں ہلاکتوں کا کوئی خاتمہ نظر نہیں آرہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ دو ریاستی حل ختم ہونے کے نقطہ کے قریب پہنچ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے خطاب میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر وزارتی اجلاس ہوا۔ اجلاس سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ غزہ کی پٹی کو مستقبل کی فلسطینی ریاست کے اندر رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی عدالت انصاف نے غزہ میں اسرائیلی موجودگی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "دو ریاستی حل فی الحال بہت کم ہو رہا ہے۔ دو ریاستی حل کو ختم نہیں ہونے دینا چاہیے"۔

گوٹیرس نے زور دے کر کہا کہ دو ریاستی حل مشرق وسطیٰ میں امن کی بنیاد ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے منگل کو بین الاقوامی برادری سے غزہ کی پٹی میں "انسانی تباہی" کو روکنے کا مطالبہ کیا، جہاں اسرائیل امداد کے داخلے کو روکے ہوئے ہے۔ ترک نے ایک بیان میں کہا کہ "اس انسانی تباہی کو بے مثال نئی سطح تک پہنچنے سے روکنے کے لیے بین الاقوامی کوششیں تیز کی جانی چاہئیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں پر ایسے حالات زندگی مسلط کر رہا ہے جو غزہ میں ایک گروپ کے طور پر ان کی مسلسل موجودگی سے تیزی سے مطابقت نہیں رکھتے"۔ خیال رہے کہ دو مارچ سے اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے 3.2 ملین باشندوں کے لیے تمام سپلائیز کو مکمل طور پر روک دیا ہے۔ سال کے آغاز میں جنگ بندی کے دوران ذخیرہ کی گئی تقریباً تمام خوراک ختم ہو چکی ہے۔ اس وقت غزہ کی پٹی کو اپنی نوعیت کی سب سے طویل بندش کا سامنا ہے۔ غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جارحیت سے اموات کی تعداد 51,495 تک پہنچ گئی ہے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔ اس کے علاوہ 524,117 زخمی ہیں۔ غزہ میں وزارت صحت کے مطابق مارچ میں جنگ دوبارہ شروع ہونے کے بعد 111,2 فلسطینی ہلاک اور 483,5 زخمی ہوئے ہیں۔

سویڈن: فائرنگ میں تین افراد ہلاک

اسٹاک ہوم (ایجنسی): سویڈن کے پولیس حکام نے بتایا ہے کہ منگل کے روز دارالحکومت سٹاک ہوم کے شمال میں فائرنگ کا ایک واقعہ ہوا ہے۔ جس میں کم از کم تین افراد کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ اپسالا کے مرکزی علاقے میں پیش آیا ہے۔ قوعہ کی جگہ دارالحکومت سٹاک ہوم سے 60 کلومیٹر شمال میں بتائی گئی ہے۔ فائرنگ کے اس واقعے میں تین افراد کی ہلاکت اور متعدد کے زخمی ہو جانے کی رپورٹ ملی ہے۔ پولیس نے اپنے بعد ازاں جاری کیے گئے تصدیقی بیان میں کہا ہے کہ تین افراد کی فائرنگ سے ہلاکت حتمی ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ عینی شاہدین نے مقامی براڈ کاسٹر کو بتایا ہے کہ ایک مشتبہ شخص کو موقع سے ایک سکوٹر پر بھاگتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

میر واعظ کی لوگوں سے کشمیریوں پر اعتماد کرنے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کی اپیل

سری نگر، (یو این آئی)

میر واعظ عمر فاروق نے ہندوستان کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 'نفرت اور میڈیا کے پروپیگنڈے' کا شکار نہ ہوں جس سے کشمیریوں میں عدم اعتماد پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا 'اس کے بجائے ملک کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ کشمیریوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں جیسا کہ کشمیریوں نے ہمیشہ بحران کے وقت تمام سیاحوں کے ساتھ کیا ہے۔'

میر واعظ نے ان باتوں کا اظہار بدھ کو ایکس پر اپنے ایک طویل پوسٹ میں ان رپورٹس کے ردعمل میں کیا جن میں کہا گیا کہ گذشتہ ہفتے دو کشمیری شال فروشوں پر ہوئے مبینہ حملے کے بعد 16 کشمیری شال فروش مسوری کو چھوڑ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا' مسوری میں کشمیری شال فروشوں پر جسمانی اور زبانی حملہ، جنہیں پولیس نے اپنی حفاظت کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر بھگنا پڑا، انتہائی پریشان کن ہے۔' ان کا کہنا ہے' بڑے پیمانے پر نظر بندیوں، گھروں کو مسمار کرنے اور کشمیر کے اندر کریک ڈاؤن کے بعد، جموں و کشمیر سے باہر عام شہریوں، طلباء اور چھوٹے تاجروں پر حملے کیے جا رہے ہیں اور انہیں واپس جانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔'

میر واعظ نے کہا' کئی دہائیوں سے ہر قسم کے تشدد اور مصائب بر داشت کرنے کے بعد بھی کشمیریوں نے پہلگام قتل عام پر دل کی گہرائیوں سے مذمت کی اور متاثرین کے ساتھ والہانہ ہمدردی کا اظہار کیا، پھر بھی ان کی بے عزتی کی جاتی ہے اور انہیں نشانہ بنایا جا رہا ہے'۔ انہوں نے کہا' میں ہندوستان کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ نفرت اور میڈیا کے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں جس سے کشمیریوں میں عدم اعتماد پیدا ہو رہا ہے اور بدلے میں ان کی حفاظت کو یقینی بنائیں جیسا کہ انہوں نے (کشمیریوں) ہمیشہ بحران کے وقت تمام سیاحوں کے ساتھ کیا ہے۔' پوسٹ میں انہوں نے کہا' جموں و کشمیر کے اندر اور باہر اُن کو جو اجتماعی سزا دی جا رہی ہے وہ غیر منصفانہ اور غیر انسانی ہے۔'

حکومت من مانی طور پر پنچایتی راج اور شہری اداروں کی تنظیم نو کر رہی ہے: گہلوت

جے پور، (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر ریاست میں پنچایتی راج اور شہری اداروں کی من مانی طریقے سے تنظیم نو کا الزام لگایا ہے۔ مسٹر گہلوت نے بدھ کو اپنے بیان میں یہ الزام لگایا اور کہا کہ "یہ پہلی بار دیکھ رہا ہوں کہ تمام اصول و قانون کو توڑا جا رہا ہے۔ عوام کے اعتراضات درج کرنے اور مزید کارروائی کرنے کے بجائے، ضلع کلکٹروں نے ہار مان لی ہے اور کہہ رہے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکیں گے، تمام کام ریاستی حکومت کی سطح پر ہو رہے ہیں۔"

انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) مل کر پنچایت راج اور اربن باڈی کے انتخابات جیتنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے بھرت پور ضلع چیف سمیت کئی مقامات پر ضمنی انتخابات بھی نہیں ہوئے۔ پھرون اسٹیٹ ون الیکشن کے نام پر مدت پوری ہونے کے بعد بھی الیکشن نہیں کرائے گئے اور اب یہ ووٹ بینک کو سامنے رکھ کر جیتنے کے لئے ضوابط اور عوام کی سہولیت کو بھی نظر انداز کر رہے ہیں۔ نہ تو کم از کم اور زیادہ سے زیادہ آبادی کے پیمانے کو مانا جا رہا ہے اور نہ ہی ہیڈ کوارٹر سے مناسب فاصلے کو مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ بعض مقامات پر شہر سے 10-10 کلومیٹر دور واقع دیہات کو شہری اداروں میں ملایا جا رہا ہے تو کہیں دیہی علاقوں کو پنچایتوں سے اس طرح جوڑا جا رہا ہے کہ پنچایت ہیڈ کوارٹر ہی پانچ سے دس کلومیٹر دور ہو گیا ہے۔

مسٹر گہلوت نے کہا، "میں

حکومت پہلگام میں شہید ہونے والے سیاحوں کی مدد کرے: اکھلیش

متاثرہ خاندانوں کو سرکاری نوکریاں، فی کس 10 کروڑ روپے، جاں بحق ہونے والوں کو شہید کا درجہ دینے کا مطالبہ

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ کشمیر کے پہلگام میں سیاحوں پر دہشت گردانہ حملے کے خلاف مرکزی حکومت کو سخت کارروائی کرنی چاہیے۔ حکومت ٹھوس اقدامات کرے۔ سماج وادی پارٹی مرکزی حکومت کے ساتھ ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت پہلگام میں شہید ہونے والے سیاحوں کی مدد کرے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت شہدا کے لواحقین کو فی کس 10 کروڑ روپے دے کر مدد کرے۔ متاثرہ خاندانوں کو سرکاری نوکریاں دیں۔ حکومت واقعہ میں جاں بحق ہونے والے سیاحوں کو شہید کا درجہ دے۔

بدھ کو بلیا میں رکن پارلیمنٹ شری سناتن پانڈے کے گھر پر منعقد شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے، شری اکھلیش یادو نے کہا کہ پہلگام میں جو واقعہ ہوا اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں سیکورٹی کی خامی تھی۔ انٹیلی جنس کی ناکامی تھی۔ حکومت دنیا میں مشہور ہونے کا دعویٰ کرتی ہے لیکن دہشت گرد یہاں تک کیسے پہنچے؟ وہ معصوم سیاحوں کی جان لے کر واپس چلے گئے۔ حکومت امرناتھ کی بات کرتی ہے لیکن پہلگام میں زخمیوں کو ڈیڑھ گھنٹے تک طبی سہولیات نہیں ملیں۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پورے ملک نے دیکھا ہے کہ کانپور اور گجرات کے متاثرہ خاندانوں نے پہلگام کے واقعہ کے بارے میں کیا بتایا ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی ہمیشہ دلتوں کے خلاف رہی ہے۔ ملک میں دلتوں کے خلاف سب سے زیادہ جرائم اتر پردیش میں ہو رہے ہیں۔ حکمراں سماج وادی پارٹی کے حامی سمن اور ہمیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ سڑکوں پر ٹائر پھینکے جا رہے تھے۔ لیکن ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ یہ لوگ رام جی لال سمن اور ہمیں نہیں بلکہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین اور ریاست کے قانون و قانون کو چیلنج کر رہے ہیں۔

بی جے پی کی حکومت میں غنڈوں اور سماج دشمن عناصر کو اختیارات کا تحفظ حاصل ہے۔ پی ڈی اے والوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں تلواریں لہرائی جا رہی ہیں۔ پی ڈی اے سوسائٹی کے لوگ اس اتار کر کود کھ رہے ہیں۔

اس موقع پر قائد حزب اختلاف شری ماتا پرساد پانڈے، سابق قائد حزب اختلاف شری رام گووند چودھری، ایم پی شری سناتن پانڈے، ایم پی شری رامانشکر راج بھر، ضلع صدر اور ایم ایل اے شری سنگرام سنگھ، سابق ایم ایل اے شری سنتوش پانڈے، قومی سکریٹری جناب اولیش سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

2030 تک شمسی توانائی سے 500 گیگا واٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف

لکھنؤ (یو این آئی): اتر پردیش حکومت نے سال 2030 تک سولر پاور پلانٹس کے ذریعے 500 گیگا واٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف طے کیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے منگل کو بتایا کہ 2017 میں اتر پردیش میں سولر پراجیکٹس کے ذریعے صرف 288 میگا واٹ بجلی پیدا کی جاتی تھی۔ اس وقت حکومت سولر پراجیکٹس سے 10 گنا زیادہ بجلی پیدا کر رہی ہے۔ اس صلاحیت کو مسلسل بڑھانے کے لیے بھی کوششیں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں سولر انرجی پالیسی 2022 کے تحت سولر انرجی سے 2200 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے تمام میونسپل کارپوریشنوں میں سولر پارکس بنائے جائیں گے۔ ایکسپریس وے کے ساتھ ساتھ ریلوے ٹریکس کے ساتھ سولر گرڈ بھی لگائے جائیں گے۔ سٹریٹ لائٹس کو بھی سولر پاور سے روشن کیا جائے گا۔ بہتر اعتراضات کے لیے ٹرانسمیشن نیٹ ورک کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومت ایودھیا کو سوریا ونشی بھگوان شری رام کی یاد میں سولر سٹی کے طور پر فروغ دے رہی ہے۔ باقی تمام 16 میونسپل کارپوریشنوں اور نوئیڈا کو مرحلہ وار شمسی شہروں کے طور پر تیار کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں جھانسی، جالون، چترکوٹ، للت پور، کانپور شہر اور کانپور دیہی علاقوں میں سولر پارکس قائم کیے جانے ہیں۔ حکومت نے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کو سولر ایکسپریس وے کے طور پر تیار کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ ملک کا پہلا سولر ایکسپریس وے بن جائے گا۔ شمسی توانائی کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت چھت کے منصوبے کو بھی مسلسل فروغ دے رہی ہے۔ پی ایم سوریہ یوجنا کے تحت چلائی جانے والی اس اسکیم کے تحت، مالی سال 2025-2026 کے لیے چھت کے اوپر والے پینل کا ہدف دوگنا کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اس مالی سال میں 2.65 لاکھ روف ٹاپ سولر پینل لگائے جانے ہیں۔ ہاؤسنگ اینڈ اربن پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے سولر روف ٹاپ اور بلڈنگ کنسٹرکشن کے حوالے سے ایک نیا پروویژن بنایا ہے۔ اس کے مطابق اب 5000 مربع میٹر کے نقشوں کے لیے روف ٹاپ لازمی ہوگا۔ محکمہ اس کی نگرانی بھی کرے گا۔ اگر ایسے کسی گھر میں سولر پینل نہیں ہے تو اس کا نقشہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ یہ فطری ہے کہ جیسے جیسے چھتوں پر سولر پینلز کی تعداد بڑھے گی، بجلی کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا۔

وزیر اعلیٰ یوگی کی ہدایت پر پولیس-انتظامیہ حرکت میں

نیپال سرحد سے متصل اضلاع میں مدرسہ اور غیر قانونی تعمیرات پر چلائے گئے بلڈوزر، 227 مقامات کی شناخت کی گئی

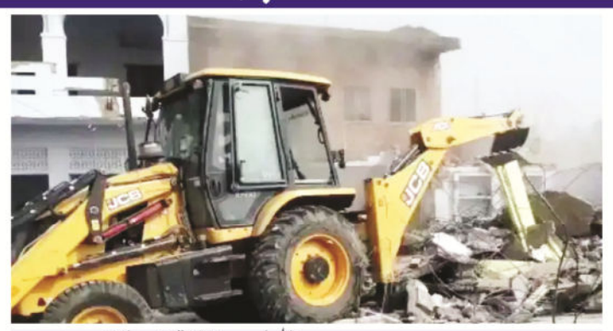

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر، نیپال کی سرحد سے متصل اضلاع میں غیر قانونی تجاوزات اور غیر تسلیم شدہ مذہبی اداروں (مدرسوں) کو منہدم کرنے کے لیے مسلسل چوتھے دن بلڈوزر چلائے گئے۔ سرکاری بیان کے مطابق اتر پردیش کے شراوستی، بہرائچ، سدھارتھ نگر، لکھیم پور-کھیری اور مہاراج گنج اضلاع میں خصوصی مہم چلائی گئی۔ شراوستی اور بہرائچ میں غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سدھارتھ نگر میں 12 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی اور تجاوزات کرنے والوں کو نوٹس جاری کیے گئے، جبکہ لکھیم پور کھیری میں غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی کارروائی دن بھر جاری رہی، لیکن کوئی بھی غیر قانونی تعمیر نہیں ملی۔ بہرائچ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر پیر کو بھی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تحصیل نانپارہ کے تحت بھارت نیپال بین الاقوامی سرحد کے 0 سے 10 کلومیٹر کے علاقے میں سرکاری اراضی پر 227 غیر قانونی تعمیرات نشان زد تھیں جن میں سے دو کو پیر کو منہدم کر دیا گیا۔ رانی کے مطابق گزشتہ چار دنوں میں علاقے میں 89 تجاوزات ہٹائی گئیں اور اب تک مجموعی طور پر 91 ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروائی گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ تحصیل مبی پوروا کے تحت ہند نیپال بین الاقوامی سرحد کے 0 سے 10 کلو میٹر کے علاقے میں سرکاری اراضی پر 157 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی جن میں سے پیر کو چار کو مسمار کیا گیا جب کہ 27 اپریل کو 12 تجاوزات ہٹا دی گئیں۔ اب تک مجموعی طور پر 16 ناجائز قابضین کے خلاف سرکاری اراضی واگزار کروائی گئی ہے اور 7 پاگلوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ بہرائچ سے موصولہ خبر کے مطابق، ضلع انتظامیہ نے پیر کو ہندوستان-نیپال بین الاقوامی سرحد کے قریب بغیر شناخت کے چلائے جانے والے چار مدارس کو سیل کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق سیل کیے گئے مدرسوں میں نیپال کی سرحد سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک مدرسہ بھی تھا جہاں تاریک کمرہ بنا کر کالا جادو اور بھتہ خوری کی جا رہی تھی۔ شراوستی کے ضلع مجسٹریٹ اجے کمار دویدی نے کہا کہ پیر کو ضلع میں نیپال کی سرحد پر بغیر شناخت کے چلنے والے 12 مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تحصیل جمونہ میں چھ، تحصیل بھنگہ میں چار اور اکونہ تحصیل میں دو مدارس کو درست دستاویزات نہ ہونے پر سیل کر دیا گیا۔

مہاراج گنج کے ضلع مجسٹریٹ انونے جھانے کہا کہ ہندوستان-نیپال بین الاقوامی سرحد کے 10 کلومیٹر کے دائرے میں غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کرنے کی کارروائی کے دوران سوہنپیری خورد گاؤں میں غیر قانونی طور پر بنائے گئے مقبرے کو ہٹا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقے کے رام نگر گاؤں میں تالاب کی زمین پر بنائے گئے ایک غیر قانونی مدرسے کو منہدم کر دیا گیا۔ لکھیم پور-کھیری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درگا شکتی ناگپال نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق ضلع میں غیر قانونی طور پر تعمیر کی جا رہی مسجد اور ایک عیدگاہ کو منہدم کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ سدھارتھ نگر ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ ضلع میں 12 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کے قابضین کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔

بلرام پور میں 20 مدارس بند: ضلع بلرام پور میں محکمہ اقلیتی بہبود کی تحقیقات میں 20 مدارس غیر معیاری پائے گئے۔ کچھ کے پاس پہچان کا ریکارڈ نہیں تھا اور کچھ مقررہ نصاب پر بھی عمل نہیں کر رہے تھے۔ یہ سب بند ہو چکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ دو دیگر مدارس کو بھی نوٹس جاری کیے گئے ہیں اور ریکارڈ نہ ملنے پر ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

سدھارتھ نگر میں تین مساجد و 14 مدارس غیر قانونی، نوٹس جاری: سدھارتھ نگر ضلع میں 3 مساجد اور 14 مدارس غیر قانونی طور پر بنائے گئے پائے گئے۔ انتظامیہ نے 28 اپریل کو نوٹس جاری کر کے قانونی کارروائی کی تیاری شروع کر دی ہے۔

مہاراج گنج اور شراوستی میں بھی تیزی سے کارروائی کی گئی: اسی طرح مہاراج گنج کے نوتنواں، فریندہ اور نکلاؤ میں کل 29 غیر قانونی تجاوزات کو نشان زد کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی شراوستی میں 33 مدارس کو سیل کر دیا گیا ہے اور ایک مسجد کو ہٹا دیا گیا ہے۔ گاؤں بھر تھراوشن گڑھ میں غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔

انٹرنیشنل یونانی فورم کے تحت 'کلینیکل کیس کویسٹ 2025' کا شاندار آغاز

یونانی طب میں تحقیق اور کلینیکل دستاویزات ترقی کی بنیاد ہیں: ڈاکٹر این ظہیر احمد

لکھنؤ، (پریس ریلیز): یونانی طریقۂ علاج کو سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کے مقصد سے انٹرنیشنل یونانی فورم نے عالمی سطح پر اپنی نوعیت کے پہلے کلینیکل مقابلے ''کلینیکل کیس کویسٹ 2025'' کا گزشتہ روز آن لائن ویبنار کے ذریعے باضابطہ آغاز کر دیا۔ اس سال مقابلے کا مرکزی موضوع ''یونانی کلینیکل تجربات کو سائنسی عمدگی میں تبدیل کرنا!'' مقرر کیا گیا ہے۔ اس اقدام کو یونانی طب میں تحقیق اور ثبوت پر مبنی کلینیکل رپورٹس کے فروغ کی جانب ایک تاریخی پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، جس کا مقصد ایسے کیس اسٹڈیز کا ایک معیاری اور قابل حوالہ ذخیرہ تیار کرنا ہے جو عالمی سطح پر یونانی طب کی افادیت کو اجاگر کرے گا۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا، جس نے روح پرور ماحول پیدا کیا۔ افتتاحی خطاب ڈاکٹر این ظہیر احمد، ڈائریکٹر جنرل، مرکزی کونسل برائے تحقیق یونانی طب، وزارت آیوش، حکومت ہند نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا، ''تحقیقی دستاویزات کسی بھی معتبر طبی نظام کی بنیاد ہوتی ہیں، اور یہ پلیٹ فارم یونانی طب کے فروغ میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔'' پروفیسر بدرالدجیٰ خان، پرنسپل، اجمل خان طبیہ کالج و اسپتال، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے کہا کہ ''ہمارے بزرگوں نے اپنے تجربات سے مریضوں کا علاج کیا، اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ان تجربات کو سائنسی انداز میں دستاویزی شکل دیں اور یونانی طب کو عالمی طبی برادری میں مؤثر طور پر پیش کریں۔''

ڈاکٹر مبشر خان، بانی ٹرسٹی، انٹرنیشنل یونانی فورم، نے ''کلینیکل کیس کویسٹ 2025'' کے اصول، شرائط اور اخلاقی تقاضوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ مقابلے میں شرکت انفرادی یا دو رکنی ٹیم کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ رپورٹس کی جانچ شفافیت، اصل مواد، وضاحت، اور علاج کے نتائج کی بنیاد پر کی جائے گی۔ بہترین رپورٹس کو انعامات، بین الاقوامی اشاعت، اور اعزازات سے نوازا جائے گا۔ ڈاکٹر عظمیٰ بانو، صدر دہلی چیپٹر، انٹرنیشنل یونانی فورم، نے شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس موقع کو یونانی برادری کے لیے اپنی علمی اور عملی حیثیت دنیا کے سامنے پیش کرنے کا سنہری موقع قرار دیا۔

ڈاکٹر تنویر عالم، سابق پرنسپل، گورنمنٹ طبی کالج، پٹنہ نے فورم کے اب تک کے تعلیمی سفر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام روایتی حکمت کو جدید سائنسی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ دیگر ممتاز مقررین میں پروفیسر شاہنواز اختر، پروفیسر جمال اختر، اور پروفیسر سیّد شاہ عالم شامل تھے، جنہوں نے اس انقلابی اقدام کو یونانی تحقیق کے ایک نئے باب کی شروعات قرار دیا۔ اختتامی کلمات ڈاکٹر شاہد ملک، ٹرسٹی انٹرنیشنل یونانی فورم نے ادا کیے، جنہوں نے شرکاء، مقررین، اور منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فورم کے عالمی عزم اور مشن کو دوہرایا۔ تقریب میں ہندوستان کے نامور تعلیمی اداروں سے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے آن لائن شرکت کی، جبکہ متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، جرمنی، برطانیہ، جنوبی افریقہ، اور سری لنکا سمیت کئی ممالک سے 100 سے زائد شرکاء نے ویبنار میں شرکت کی۔ اس موقع پر انٹرنیشنل یونانی فورم کے لائف ٹائم ٹرسٹی ڈاکٹر ایاز، ڈاکٹر خورشید، اور ڈاکٹر عارض قادری بھی موجود رہے، جنہوں نے اس علمی اور تحقیقی پیش رفت کو سراہا اور اپنی حمایت کا اظہار کیا۔

ممتاز پی جی کالج میں بی اے سال سوم کے طلبہ کے اعزاز میں شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز) ممتاز پی جی کالج، لکھنؤ میں 30 اپریل 2025 کو بی اے فرسٹ، سیکنڈ کی جانب سے تھرڈ ایئر کے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں ایک شاندار اور جذبات سے بھرپور الوداعی تقریب کالج کے کارگزار پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس خصوصی موقع پر کالج کے تمام اساتذہ کرام، غیر تدریسی عملہ اور طلبہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہ تقریب نہ صرف طلبہ کے لیے اعزاز کا لمحہ تھی بلکہ اساتذہ کے لیے بھی فخر و محبت کا اظہار کرنے کا موقع بنی۔ پروگرام کا آغاز حسبِ روایت تلاوتِ کلام پاک سے ہوا تقریب کے باقاعدہ آغاز کے ساتھ ہی اسٹیج کی نظامت کالج کی طالبہ خلود اور رضا ابرار نے سنبھالی اور ایک منظم اور خوشگوار انداز میں تمام پروگرام کو پیش کیا۔ طلبہ و طالبات نے اپنے تعلیمی سفر کی جھلکیاں، یادیں اور تاثرات پیش کرتے ہوئے اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے تاثرات میں جذبات، محبت، ممنونیت اور مستقبل کی امیدیں جھلک رہی تھیں۔ اس موقع پر مختلف ہم نصابی اور ثقافتی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا گیا، جن میں مزاحیہ خاکے، تاثراتی تقاریر، میوزک چیئر اور برجستہ جواب شامل تھے۔ ان سرگرمیوں نے حاضرین کو خوب محظوظ کیا اور تقریب کو ایک یادگار رنگ عطا کیا۔ پروفیسر محمد سلمان خان (پراکٹر، ممتاز پی جی کالج) نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''تعلیم صرف کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک مکمل تربیت کا عمل ہے جو انسان کو کردار، اخلاق اور سماجی ذمہ داریوں کا شعور بخشتا ہے۔ آپ سب نے گزشتہ تین سالوں میں جس لگن، ادب، اور شائستگی کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کی، وہ قابل ستائش ہے۔ آج آپ یہاں سے رخصت ہو رہے ہیں، لیکن ہمیں یقین ہے کہ آپ اپنے علم و کردار سے دنیا میں ایک مثبت تبدیلی لائیں گے۔ یاد رکھیے، اصل امتحان اب شروع ہو رہا ہے۔ ہمیں آپ پر فخر ہے، اور ہم ہمیشہ آپ کی کامیابیوں کے لیے دعا گو رہیں گے۔'' پروفیسر شازیہ صدیقی (صدر، شعبہ انگریزی) نے بھی طلبہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''آج کا دن اگرچہ الوداع کا ہے، مگر اس کے ساتھ ایک نئے دور کے آغاز کا پیغام بھی ہے۔ آپ سب ہمارے لیے صرف طلبہ نہیں بلکہ ہمارے علمی و تہذیبی ورثے کا تسلسل ہیں۔ آپ نے جو کچھ یہاں سیکھا ہے، وہ زندگی کے ہر میدان میں آپ کے لیے رہنما ہوگا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ دنیا میں علم، اخلاق، اور تہذیب کے نمائندہ بن کر سامنے آئیں گے۔ جہاں بھی جائیں، اپنے کالج، اساتذہ اور اقدار کو فخر کے ساتھ پیش کریں۔'' پروگرام میں دیگر سی معزز اساتذہ شامل تھے، انہوں نے اپنی موجودگی سے تقریب کو رونق بخشی۔ اگرچہ ان کے الگ تاثرات پیش نہیں کیے گئے، مگر ان کی موجودگی طلبہ کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔ اس موقع پر تھرڈ ایئر کے طلبہ کو تحائف پیش کیے گئے۔

پہلگام حملہ: مادری کاکوٹی کو ملا پروفیسر اجے کمار کا ساتھ

اجے کمار نے ایل یو اتھلیٹکس ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری کے عہدے سے دیا استعفیٰ

لکھنؤ (ایجنسی): پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر مادری کاکوٹی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا۔ لکھنؤ پولیس نے ان کے خلاف غداری اور نفرت پیدا کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے۔ ساتھ ہی یونیورسٹی انتظامیہ نے مادری کاکوٹی کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ انہیں لکھنؤ یونیورسٹی کے پروفیسر اجے کمار آریہ کا تعاون حاصل ہے۔ شعبہ ارضیات کے پروفیسر آریہ نے ایل یو اتھلیٹکس ایسوسی ایشن (LUAA) کے جنرل سکریٹری کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اجے کمار آریہ شعبہ زبان کے اسسٹنٹ پروفیسر مادری کاکوٹی کی حمایت میں سامنے آئے ہیں۔ وائس چانسلر پروفیسر آلوک کمار رائے کے نام اپنے استعفیٰ خط میں پروفیسر آریہ نے لکھا کہ مادری کاکوٹی کو موصول ہونے والا نوٹس اظہار رائے کی آزادی پر دھچکا ہے اور بحران کے وقت معاشرے کی رہنمائی کرنا ایک استاد کا فرض ہے۔ پروفیسر آریہ نے کہا، 'یہ دیکھنا مایوس کن ہے کہ کس طرح کسی خاص نظریے سے وفاداری رکھنے والے طلبہ کا ایک گروپ اسسٹنٹ پروفیسر کو نوٹس جاری کرنے کے لیے یونیورسٹی حکام کو متاثر کر سکتا ہے۔ یونیورسٹیوں کو آزاد فکر اور علمی آزادی کے لیے اہم مقام ہونا چاہیے۔ ایف آئی آر میں اختلاف رائے کو بغاوت کا لیبل لگانا نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔ ایل یو کے فیصلے سے اساتذہ اور طلباء کے ایک بڑے طبقے میں ناراضگی پیدا ہوئی ہے۔ قبل ازیں اے بی وی پی کے ارکان نے پیر کو یونیورسٹی کیمپس میں احتجاج کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ استاد کے تبصروں کو پاکستانی میڈیا ہینڈل نے دوبارہ پوسٹ کیا، جس سے ہندوستان اور ایل یو کی ساکھ کو نقصان پہنچا۔ پروفیسر مادری کاکوٹی سوشل میڈیا پر ڈاکٹر میڈوسا کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ اکثر حکومتوں پر طنزیہ انداز میں تنقید کرتی رہتی ہیں۔ 23 اپریل کو اسسٹنٹ پروفیسر مادری کاکوٹی نے اپنے ایکس ہینڈل پر لکھا- 'لوگوں کو مارنے سے پہلے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھنا دہشت گردی ہے، جیسا کہ لنچنگ سے پہلے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھنا، انہیں نوکریوں سے نکالنا اور ان کے گھروں کو بلڈوزر کرنا ہے۔' ایک اور پوسٹ میں مادری کاکوٹی نے لکھا- 'کشمیر کے پہلگام میں 27 لوگ مارے گئے۔ ان میں عام ہندوستانی بھی تھے جو آپ اور میرے جیسے لگتے تھے۔ 27 لوگوں کی جانیں گئیں اور میڈیا ٹی آر پی جمع کرنے میں مصروف رہا۔ ذمہ داروں سے کوئی معقول سوال نہیں پوچھا گیا۔ داخلی سلامتی میں اتنی بڑی کوتاہی ہوئی اور وزیر داخلہ کو اس کا علم تک نہیں ہوا۔ مادری کاکوٹی نے اپنے خلاف ایف آئی آر درج ہونے کے بعد ایکس پر وضاحت جاری کی۔ انہوں نے لکھا- 'میری پوسٹ اور ویڈیو میں لفظ دہشت گرد صرف پاکستان کے حمایت یافتہ اور اسپانسر شدہ دہشت گردوں کے لیے ہے، جنہوں نے لوگوں کا مذہب پوچھ کر پہلگام میں وحشیانہ قتل کو انجام دیا۔ ہندوستان کی شناخت اور سالمیت کے لیے ایسے مشکل حالات میں ہم سب کا متحد رہنا سب سے اہم ہے۔

سائیکل چلانے کی عادت سے فطرت دوست ماحول کو فروغ دیا جا سکتا ہے: ڈاکٹر نلنی مشرا

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سائیکل ریلی کا انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی): خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی میں گورنر ہاؤس کی ہدایات کی روشنی میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تیجا کی رہنمائی میں ایک سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ یہ سائیکل ریلی 23 مارچ کو لینگویج یونیورسٹی کے کیمپس سے شروع کیا گیا تھا اور اس کے بعد گرین کوریڈور سے ہوتی ہوئی کاکوری شہید اور لکھنؤ کی دیگر تاریخی مقامات کا دورہ کیا۔ اس کے بعد اس پورے دورانیے میں سائیکل کی ریلی کا انعقاد کیا جاتا رہا ہیاور آج اس ریلی کا اختتامی پروگرام تھا جس میں شریک کرنے والے طلبہ کو سرٹیفکٹ اور ٹرافی سے نوازا گیا۔ اس ریلی کی اختتامی تقریب میں کوارڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ایک مہینے کے دوران مسلسل سائیکل کی ریلی کے انعقاد کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان ہر طرح کی آلودگی سے اپنے گاؤں کو تحفظ کے لئے لوگوں کے اندر بیداری پیدا کرنا اور فطرت دوست ماحول پیدا کرنا ہے۔ اس سائیکل سفر کے دوران تاریخی مقامات کے بارے میں ڈاکٹر محمد شارق نیا اپنے طلبہ کو آگاہ کرتے ہوئے اس کی تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اسی سلسلے میں کہیں ایسے مقامات کی اہمیت سے بھی روشناس کرایا جس کی جنگ آزادی میں بہت زیادہ اہمیت رہی ہے۔ اس موقع پر سابق ایم پی کوشل کشور نے کاکوری شہید میموریل تک پہنچنے والی سائیکل کے قافلے کو خوش آمدید کرتے ہوئی معاشرے میں صحت سے متعلق بیداری بڑھانے کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کی۔ سائیکل کا یہ کارواں لکھنؤ کے ان تاریخی مقامات کے بعد یونیورسٹی کے آس پاس کے علاقے میں بھی گیا، جہاں گاؤں کے مختلف افراد بھی اس ریلی میں شریک ہوئے۔ اس ریلی کے ذریعے ان گاؤں میں صحت کے تعلق سے بیداری مہم چلائی گئی اور لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ عام طور سے بیماریوں سے کیسے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ اس سفر کے درمیان نہ صرف ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے بلکہ ان دیہاتوں میں تقریری مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مختلف ثقافتی پروگرام منعقد کیے گئے اور لوگوں کو صحت سے متعلق آگاہی اور تندرستی کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ دیہاتوں میں تقریری مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا جہاں یونیورسٹی کے منتخب طلبہ کو گورنر ہاؤس کے ذریعہ پہلے منعقدہ تقریری مقابلے میں تقریر کرنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ اور ڈاکٹر حسن مہندی کا خصوصی تعاون تھا۔ یونیورسٹی کے ملازمین لال یادو اور آشیش اوستھی نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ اس سفر کا اہتمام ڈاکٹر نلنی مشرا، کوآرڈینیٹر سینٹر فار ویمن اسٹڈیز اور نیشنل سروس اسکیم اور ڈاکٹر محمد شارق، انچارج فزیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور کوآرڈینیٹر روورس رینجر کی قیادت میں کیا گیا تھا۔ اس سائیکل کے کارواں میں این ایس ایس کے تمام یونٹ کے رضا کاروں، روورس رینجرس اور این سی سی کے علاوہ دیگر طلبہ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

براؤں شریف میں عرس بابو میاں اور افتتاح بخاری کی تیاریاں مکمل

لکھنؤ (ایجنسی) ہر سال کی طرح اس سال بھی ادارہ و خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف ۲/ ذیقعدہ بروز بدھ عرس حضور بابو میاں علیہ الرحمہ والرضوان اور افتتاح بخاری کی تقریب انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منائی جائے گی- اس سلسلے میں صاحب سجادہ مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی کی ہدایت کے مطابق دار العلوم کے مہتمم نبیرہ شعیب الاولیاء علامہ محمد آصف علوی ازھری نے تمام اساتذہ کے ساتھ ایک نشست کی جس میں انہوں نے عرس مبارک اور افتتاح بخاری کی تقریب کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ مہتمم اعلی نے زور دیتے ہوا کہا کہ یہ دونوں تقریب دار العلوم کی اہم تقریبات میں سے ہیں لہذا اس کے انتظام و انصرام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔

تقاریب کی تفصیل کچھ یوں ہے: ۱/ ذیقعدہ بروز بدھ بعد نماز ظہر اور بعد نماز مغرب مسجد شعیب الاولیاء میں اجتماعی طور پر قرآن خوانی۔ بعد نماز عشاء نعت و منقبت اور تقریر کی محفل منعقد کی جائے گی جس میں علماء اور فاضلین کا خطاب ہوگا شب ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ قل شریف کی رسم ادا کی جائے گی۔ بعدہ صاحب سجادہ کی دعاؤں پر مجلس کا اختتام ہوگا۔ ۲/ ذیقعدہ بروز جمعرات صبح ۹ بجے افتتاح بخاری کی بابرکت تقریب منعقد کی جائے گی جس میں صاحب سجادہ پیر طریقت علامہ غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ امام بخاری کے فضائل و مناقب اور صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر خطاب فرمائیں گے بعدہ طلبہ کو بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھا کر افتتاح فرمائیں گے۔